Postal Registration No:P/GDP-23

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

جلد 48

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

شمارہ 52

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر

منیر احمد خادم

نائبین

قریشی محمد فضل اللہ

منصور احمد

شرح چندہ

سالانہ 150 روپے

بیرونی ممالک

بذریعہ ہوائی ڈاک

20 پونڈ یا 40 ڈالر

امریکن۔ بذریعہ

بحری ڈاک

10 پونڈ

21 رمضان 1420 ہجری 30 فتح 1378 ہش 30 دسمبر 99

لندن۔ 25 دسمبر 99 (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ حضور نے کل مسجد فضل میں خطبۂ جمعہ ارشاد فرمایا اور قرآن و حدیث کی روشنی میں دُعاؤں کی قبولیت پر بصیرت افروز رنگ میں وضاحت بیان فرمائی۔

پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب کرام دعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبّر سے بچو

تکبّر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ارشاد باری تعالیٰ: تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِى الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ۔ (سورہ قصص آیت ۸۴)

ترجمہ: عالم آخرت ہم ان ہی لوگوں کیلئے خاص کرتے ہیں جو دنیا میں نہ بڑا بننا چاہتے ہیں اور نہ فساد کرنا چاہتے ہیں اور نیک نتیجہ متقی لوگوں کو ہی ملتا ہے۔

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِى الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ۔ (سورہ لقمان)

ترجمہ: اور لوگوں سے اپنا رُخ مت پھیر اور زمین پر اِترا کر مت چل بے شک اللہ تعالیٰ کسی تکبّر کرنے والے، فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِی قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ" فَقَالَ رَجُلٌ: اِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ اَنْ يَّكُوْنَ ثَوْبُهٗ حَسَنًا وَ نَعْلُهٗ حَسَنَةً؟ قَالَ: "اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ الْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ" (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس کسی کے دل میں ذرہ برابر بھی غرور اور تکبر ہو گا وہ جنت میں داخل نہیں ہو گا ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ بعض آدمی چاہتے ہیں کہ ان کے کپڑے اور جوتے خوبصورت ہوں (تو کیا یہ بھی تکبر میں داخل ہو گا؟) فرمایا خدا جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے کبر حق کا انکار کرنا اور لوگوں کو ذلیل سمجھنا

ارشاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام: تکبّر کئی قسم کا ہوتا ہے کبھی یہ آنکھ سے نکلتا ہے جبکہ دوسرے کو گھور کر دیکھتا ہے تو اس کے یہی معنی ہوتے ہیں کہ دوسرے کو حقیر سمجھتا ہے اور اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے۔ کبھی زبان سے نکلتا ہے۔ اور کبھی اس کا اظہار سر سے ہوتا ہے اور کبھی ہاتھ اور پاؤں سے بھی ثابت ہوتا ہے غرضیکہ تکبر کے کئی چشمے ہیں۔ اور مومن کو چاہئے کہ ان تمام چشموں سے بچتا رہے اور اس کا کوئی عضو ایسا نہ ہو جس سے تکبر کی بو آوے اور وہ تکبر ظاہر کرنے والا ہو۔ صوفی کہتے ہیں کہ انسان کے اندر اخلاق رذیلہ کے بہت سے جن ہیں اور جب یہ نکلنے لگتے ہیں تو نکلتے رہتے ہیں مگر سب سے آخری جن تکبر کا ہوتا ہے جو اس میں رہتا ہے اور خدا کے فضل اور انسان کے سچے مجاہدہ اور دُعاؤں سے نکلتا ہے۔

بہت سے آدمی اپنے آپ کو خاکسار سمجھتے ہیں لیکن ان میں بھی کسی نہ کسی نوع کا تکبر ہوتا ہے اس لئے تکبر کی باریک در باریک قسموں سے بچنا چاہئے بعض وقت یہ تکبر دولت سے پیدا ہوتا ہے دولتمند متکبر دوسروں کو کنگال سمجھتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ کون ہے جو میرا مقابلہ کرے بعض اوقات خاندان اور ذات کا تکبر ہوتا ہے سمجھتا ہے کہ میری ذات بڑی ہے اور یہ چھوٹی ذات کا ہے ایک عورت سیدانی تھی اسے پیاس لگی وہ دوسرے کے گھر میں جا کر کہنے لگی امتی تو پانی تو پلا مگر پیالہ کو دھو لینا کیونکہ تم امتی ہو اور میں سیدانی اور آل رسول ہوں۔

بعض وقت تکبر علم سے بھی پیدا ہوتا ہے ایک شخص غلط بولتا ہے تو یہ جھٹ اسکا عیب پکڑتا ہے اور شور مچاتا ہے کہ اس کو تو ایک لفظ بھی صحیح بولنا نہیں آتا غرض مختلف قسمیں تکبر کی ہوتی ہیں اور یہ سب کی سب انسان کو نیکیوں سے محروم کر دیتی ہیں اور لوگوں کو نفع پہنچانے سے روک دیتی ہیں ان سب سے بچنا چاہئے۔ (ملفوظات جلد ۶)

میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبّر سے بچو کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے مگر تم شائد نہیں سمجھو گے کہ تکبر کیا چیز ہے پس مجھ سے سمجھ لو کہ میں خدا کی روح سے بولتا ہوں۔

ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنر مند ہے وہ متکبر ہے کیونکہ وہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے۔ کیا خدا قادر نہیں کہ اس کو دیوانہ کر دے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ چھوٹا سمجھتا ہے اس سے بہتر عقل اور علم اور ہنر دے دے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنے کسی مال یا جاہ و حشمت کا تصور کر کے اپنے بھائی کو حقیر سمجھتا ہے وہ بھی متکبر ہے کیونکہ وہ اس بات کو بھول گیا ہے کہ یہ جاہ و حشمت خدا نے ہی اس کو دی تھی اور وہ اندھا ہے اور نہیں جانتا کہ وہ خدا قادر ہے کہ اس پر ایک ایسی گردش نازل کرے کہ وہ ایک دم میں اسفل السافلین میں جا پڑے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ حقیر سمجھتا ہے اس سے بہتر مال و دولت عطا کر دے۔

ایسا ہی وہ شخص جو اپنی صحت بدنی پر غرور کرتا ہے یا اپنے حسن اور جمال اور قوت اور طاقت پر نازاں ہے اور اپنے بھائی کا ٹھٹھے اور استہزا سے حقارت آمیز نام رکھتا ہے اور اس کے بدنی عیوب لوگوں کو سناتا ہے وہ بھی متکبر ہے اور وہ اس خدا سے بے خبر ہے کہ ایک دم میں اس پر ایسے بدنی عیوب نازل کرے کہ اس بھائی سے اس کو بدتر کر دے اور وہ جس کی تحقیر کی گئی ہے ایک مدت دراز تک اس کے قویٰ میں برکت دے کہ وہ کم نہ ہوں اور نہ باطل ہوں کیونکہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ایسا ہی وہ شخص بھی جو اپنی طاقتوں پر بھروسہ کر کے دُعا مانگنے میں سست ہے وہ بھی متکبر ہے کیونکہ قوتوں اور قدرتوں کے سرچشمہ کو اس نے شناخت نہیں کیا اور اپنے تئیں کچھ چیز سمجھا ہے۔ سو تم اے عزیزو ان تمام باتوں کو یاد رکھو ایسا نہ ہو کہ تم کسی پہلو سے خدا تعالیٰ کی نظر میں متکبر ٹھہر جاؤ اور تم کو خبر نہ ہو۔ ایک شخص جو اپنے ایک بھائی کے ایک غلط لفظ کی تکبر کے ساتھ تصحیح کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے ایک شخص جو اپنے بھائی کی بات کو تواضع سے سننا نہیں چاہتا اور منہ پھیر لیتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔

ایک غریب بھائی جو اس کے پاس بیٹھا ہے اور وہ کراہت کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک شخص جو دُعا کرنے والے کو ٹھٹھے اور ہنسی سے دیکھتا ہے اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی پورے طور پر اطاعت کرنا نہیں چاہتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ۔ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔ (نزول المسیح)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

مدیر ہند سماچار کے نام!

جناب وجے کمار چوپڑہ صاحب چیف ایڈیٹر ہند سماچار گروپ آف اخبارات جالندھر
جے ہند

آپ کے مؤقر اخبار "ہند سماچار" میں 10 دسمبر میں ایک ایسے اشتہار کو دیکھ کر سخت افسوس اور تعجب ہوا جس کے ذریعہ دنیا بھر کے 167 ملکوں میں رہنے والے کروڑوں افراد کے روحانی امام حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی توہین کر کے ان کو ذہنی و روحانی اذیت پہنچائی گئی ہے۔

جس روز آپ کا اشتہار چھپا وہ ایک طرف حقوق انسانی کا دن تھا تو دوسری طرف وہی دن مسلمانوں کا مبارک رمضان کے مہینہ کا پہلا روز تھا۔ آپ کے اخبار میں گویا اس مبارک مہینہ کے پہلے روز اس منحوس اشتہار کے ذریعہ مسلمانوں کو رمضان کی مبارک باد دی گئی ہے۔ ممکن ہے اس اشتہار کے بعض پہلو آپ کی نظروں سے اوجھل رہے ہوں۔ اور Advertising Staff نے اس کی نزاکت کا اندازہ لگائے بغیر ہی شامل اشاعت کر لیا چنانچہ اس کے بعض پہلوؤں پر آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ اشتہار میں لکھا ہے۔

☆۔ قادیانی جو خود کو احمدی کہتے ہیں مسلمان نہیں۔

☆۔ قادیانیوں سے میل جول کاروبار اور تعلقات سے منع کیا گیا ہے۔

☆۔ قادیانی مرتد اسلام ہے۔

☆۔ قادیانی انگریز کی پیداوار ہے۔

☆۔ آزادی سے قبل مرتد مرزا غلام احمد نے انگریز حکومت کی شہ پر انگریز کو بھارت میں طاقتور بنانے کیلئے یہ فتنہ شروع کیا تھا۔

مذکورہ تمام اُمور اس قدر خطرناک ہیں کہ اس کا ایک ایک پہلو نہ صرف آئین ہند کی توہین بلکہ بھارت جیسے سیکولر ملک میں فتنہ و فساد کی آگ بھڑکانے کا موجب بن سکتا ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ جب احمدی خود کو مسلمان کہتے ہیں تو احمدیوں کی مرضی کے خلاف ان دو ٹکے کے ملاؤں کو جو خود کو اسلام کے ٹھیکیدار سمجھتے ہیں یہ حق نہیں پہنچتا۔ کہ وہ احمدیوں کو کافر کہیں۔

دوسرے یہ کہ احمدیوں کے تمام فیصلے آزادی سے قبل بھی اور آزادی کے بعد بھی ملک کی عدالتوں میں مسلم پرسنل لاء کے تحت ہی فیصل ہوتے رہے ہیں۔ جس میں مسلم کی تعریف کرتے ہوئے صاف لکھا ہے کہ "ہر وہ شخص جو خدا کی وحدانیت اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان رکھتا ہے مسلمان ہے۔ چنانچہ اس تعلق میں درج ذیل فیصلے ہندوستان کی عدالت عالیہ میں ریکارڈ ہیں ملاحظہ فرمایئے۔

1. Hakim Khalil V/s Malik Israfil Indian cases XXXVII P- 302
2. Narantakath v/s Parakkal I.L.R.C 1922-45 Madras P-986

2۔ جہاں تک اس اشتہار کی دوسری شق ہے جس میں احمدیوں کے ساتھ بائیکاٹ کی اپیل کی گئی ہے یاد رکھنا چاہئے کہ اس کے ذریعہ آئین ہند آرٹیکل نمبر 15 کی توہین کی گئی ہے۔ مذکورہ آرٹیکل کسی بھی ہندوستانی سے مذہب عقیدہ اور برادری کے اعتبار سے تفریق کرنے کی مناہی کرتا ہے اور قومی طور پر کسی بھی طبقہ سے سوشل بائیکاٹ کی روک ڈالتا ہے۔

3۔ اس اشتہار میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ احمدی مرتد اسلام ہیں اور ایسا کہہ کر اس مشتہر نے اپنے ملک کے ہم عقیدہ مسلمانوں کو باقاعدہ تحریک کی ہے کہ وہ احمدیوں کا قتل عام کریں ممکن ہے آپ کو ہماری اس بات سے حیرت ہو کہ اگر کسی کو مرتد کہہ دیا جائے تو اس سے بھلا قتل کا کیا تعلق۔ لیکن محترم مدیر صاحب یاد رکھئے کہ سوائے جماعت احمدیہ کے تمام مسلمان فرقوں کا یہ عقیدہ ہے کہ جو شخص اسلام لا کر پھر اسلام سے پھر جائے یعنی مرتد ہو جائے تو ایسے شخص کی سزا سوائے قتل کے کچھ نہیں چنانچہ ملاحظہ فرمایئے تحفظ ختم نبوت والوں کا درج ذیل فتویٰ۔

"مرتد کا حکم یہ ہے کہ اس کو تین دن کی مہلت دی جائے اور اس کے شبہات دور کرنے کی کوشش کی جائے اگر ان تین دنوں میں وہ اپنے ارتداد سے توبہ کر کے سچا پکا مسلمان بن کر رہنے کا عہد کرے تو اس کی توبہ قبول کی جائے اور اسے رہا کر دیا جائے (یعنی تین دن بھی قید کر کے رکھا جائے ناقل) لیکن اگر وہ توبہ نہ کرے تو اسلام سے بغاوت کے جرم میں اُسے قتل کر دیا جائے۔ جمہور ائمہ کے نزدیک مرتد خواہ مرد ہو یا عورت ایک ہی حکم ہے"۔ (قادیانی مسائل صفحہ ۱۳ شائع کردہ کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند)

مذکورہ کتاب قادیانی مسائل میں جہاں احمدیوں کے خلاف سخت بد اخلاقی کی تعلیم دی گئی ہے وہیں سوال و جواب کے رنگ میں دیگر غیر مسلموں کے متعلق بھی درج ذیل تعلیم ہے۔ لکھا ہے۔

"سوال:۔ کیا قادیانیوں یا کسی غیر مسلم سے دوستی رکھنا جائز ہے؟۔

جواب:۔ حرام ہے"۔ (قادیانی مسائل صفحہ ۱۷)

پھر یہی تحفظ ختم نبوت والے اپنی ایک کتاب "قادیانی مردہ" میں احمدیوں کے ساتھ ساتھ دیگر غیر مسلموں کے متعلق اپنے مریدوں کو درج ذیل تعلیم دیتے ہیں۔

"حضرات فقہاء نے مسلم و کافر کے امتیاز کی یہاں تک رعایت کی ہے کہ اگر کسی غیر مسلم کا مکان مسلمانوں کے محلے میں ہو تو اس پر علامت کا ہونا ضروری ہے کہ یہ غیر مسلم کا مکان ہے تاکہ کوئی مسلمان وہاں کھڑا ہو کر دعا سلام نہ کرے۔ (قادیانی مردہ شائع کردہ دارالعلوم دیوبند صفحہ ۱۶)

مذکورہ حوالے ہم نے آپ کی خدمت میں صرف اس لئے پیش کئے ہیں تاکہ ہم ثابت کریں کہ یہ اشتہار دینے والے دراصل منافق ہیں ان کے لٹریچر میں کچھ اور ہے اور اوپر سے کچھ اور ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے اشتہار میں ایک طرف لکھا ہے کہ مسلمان ہندو سکھ بودھی دلت ہر مذہب کے ماننے والوں کے ساتھ کھا سکتا ہے کاروبار کر سکتا ہے میل جول رکھ سکتا ہے۔ لیکن دوسری طرف ان کی کتابوں میں جہاں لکھا ہے کہ غیر مسلموں سے دوستی رکھنا حرام ہے ان کے مکانوں میں نشان لگائے رکھنا چاہئے تاکہ کوئی وہاں غلطی سے بھی دعا سلام نہ کر دے۔ ان منافقین کے یہ کتابچے آپ کی خدمت میں ساتھ بھجوا رہا ہوں۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ احمدی بھارت کی آزادی کے خلاف تھے تو اس تعلق میں ایک کتابچہ آپ کی خدمت میں ارسال کر رہا ہوں اس سے آپ خود اندازہ لگالیں گے کہ بھارت کی آزادی میں احمدیوں کا کیا رول رہا ہے اس تعلق میں ہم بدر کے اداریوں میں بھی بہت کچھ لکھ چکے ہیں۔

ان سب باتوں کے عرض کرنے کے بعد اب آپ کی خدمت میں باادب عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج آپ نے ایک فرقہ کے خلاف ایسا اشتہار شائع کر کے اختلافات و فساد کا ایک وسیع دروازہ کھول دیا ہے کیا کل کو اگر ہندوؤں کی انتہا پسند تنظیمیں عیسائیوں کے خلاف ایسے ہی اشتہار لائیں گی یا کچھ لوگ سناتن دھرم والوں کے خلاف یا سناتن آریوں کے خلاف یا عیسائی اور پنجاب کے انتہا پسند ہندوؤں کے خلاف ایسے اشتہارات آپ کے اخبار میں چھپوانے کیلئے دیں گے تو کیا آپ ایسے اشتہار چھاپتے چلے جائیں گے۔

کل کو یہ بھی ممکن ہے کہ ان دیوبندیوں کے خلاف ان کے بھائی بریلویوں کا کوئی اشتہار شائع کرنے کیلئے آپ کے پاس لایا جائے کیونکہ بریلوی ان دیوبندیوں کو نہ صرف کافر کہتے ہیں بلکہ ان کے نزدیک ان کا کفر قادیانیوں سے بھی سخت ہے چنانچہ ان دیوبندیوں کے متعلق بریلویوں کا درج ذیل فتوے ملاحظہ فرمائیں۔ جو انہوں نے عرب کے نامی علماء سے حاصل کیا تھا لکھا ہے۔

دیوبندیوں کے بارے میں اکابر علماء کا فتویٰ

ا۔ "وہابیہ دیوبندیہ اپنی عبارتوں میں تمام اولیاء انبیاء حتی کہ حضرت سید الاولین و آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی اور خاص ذات باری تعالیٰ شانہ کی اہانت و ہتک کرنے کی وجہ سے قطعاً مرتد و کافر ہیں۔ اور اُن کا ارتداد کفر میں سخت سخت اشد درجہ تک پہنچ چکا ہے ایسا۔ کہ جو ان مرتدوں اور کافروں کے ارتداد کفر میں ذرا بھی شک کرے وہ بھی انہیں جیسا مرتد و کافر ہے۔ اور جو اس شک کرنے والے کے کفر میں شک کرے وہ بھی مرتد و کافر ہے مسلمانوں کو چاہئے کہ ان سے بالکل ہی محترز و مجتنب رہیں۔ ان کے پیچھے نماز پڑھنے کا تو ذکر ہی کیا اپنے پیچھے بھی ان کو نماز نہ پڑھنے دیں۔ اور نہ اپنی مسجدوں میں گھسنے دیں نہ اُن کا ذبیحہ کھائیں اور نہ ان کی شادی غمی میں شریک ہوں نہ اپنے ہاں ان کو آنے دیں۔ یہ بیمار ہوں تو عیادت کو نہ جائیں۔ مریں تو گاڑنے توپنے میں شرکت نہ کریں۔ مسلمانوں کے قبرستان میں جگہ نہ دیں۔ غرض ان سے بالکل احتیاط و اجتناب رکھیں پس وہابیہ دیوبندیہ سخت سخت اشد مرتد و کافر ہیں۔ ایسے کہ جو ان کو کافر نہ کہے خود کافر ہو جائے گا اس کی عورت اس کے عقد سے باہر ہو جائے گی اور جو اولاد ہو گی وہ حرامی ہو گی اور از روئے شریعت ترکہ نہ پائے گی"۔

محترم مدیر صاحب ہم آپ کی خدمت میں نہایت ادب سے عرض کرنا چاہتے ہیں کہ جس طرح تجارتی اغراض سے آپ نے یہ اشتہار شائع کیا ہے اسی طرح تجارتی غرض سے ہی ان دیوبندی ملاؤں نے یہ اشتہار لگایا ہے۔ اب چونکہ پنجاب کے مسلمانوں کی اکثریت دیہاتوں میں جماعت احمدیہ کو قبول کرتی چلی جا رہی ہے اور ان ملاؤں نے دین کے نام پر جو دکانداریاں چلائی تھیں وہ بند ہو رہی ہیں۔ لہٰذا اس اشتہار میں یہ مسلمانوں سے بھیک مانگ رہے ہیں کہ احمدیوں سے نکاح نہ پڑھواؤ۔ جنازے نہ پڑھواؤ ان کے بتائے ہوئے وقت پر روزہ نہ کھولیں وغیرہ وغیرہ۔ تاکہ رمضان میں ملنے والا صدقۃ الفطر جو دراصل غرباء کا حق ہو تو

باقی صفحہ (11) پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

آج دنیا میں ہر تبدیلی کے لئے دعا کی ضرورت ہے۔ ہمیں اندرونی تبدیلی کے لئے بھی دعا کی ضرورت ہے اور بیرونی تبدیلی کے لئے بھی دعا کی ضرورت ہے

خدا کے بندوں کی مقبولیت پہچاننے کے لئے دعا کا قبول ہونا بھی ایک بڑا نشان ہوتا ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ ۱۵/اکتوبر ۱۹۹۹ء بمطابق ۱۵/اخاء ۱۳۷۸ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمن الرحيم ۔

الحمدلله رب العلمين ۔ الرحمن الرحيم ۔ ملك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين ۔

اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

﴿اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ. وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ. وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِنْ سَيِّاٰتِكُمْ. وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ﴾۔ (سورۃ البقرہ آیت ۲۷۲)

تم اگر صدقات کو ظاہر کرو تو یہ بھی عمدہ بات ہے۔ اور اگر تم انہیں چھپاؤ اور انہیں حاجتمندوں کو دو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور وہ تمہاری بہت سی برائیاں تم سے دور کر دے گا اور اللہ اس سے خوب باخبر ہے جو تم کرتے ہو۔

یہاں لفظ ”بہت سی برائیاں“ غالباً ترجمہ میں سہو ہے۔ یہ قرآن کریم کا ایک فصاحت و بلاغت کا کمال ہے کہ وہ چھوٹے چھوٹے لفظوں کے اندر بہت سے معنے بیان فرمادیتا ہے۔ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِنْ سَيِّاٰتِكُمْ۔ سَيِّاٰتِكُمْ اگر ہوتا خالی تو ساری برائیاں دور کرنا مراد ہوتی۔ يُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِنْ سَيِّاٰتِكُمْ کہ تمہاری کچھ کچھ برائیاں دور کرتا چلا جائے گا۔ مراد ہے تمہارے صدقات کی کیفیت، تمہارے دل کی کیفیت پر خدا کی نظر ہوگی اور وہ اس کے مطابق، حسب حیثیت تمہاری برائیاں دور فرمائے گا اور یہ بالکل درست ہے۔ یہی عام تجربہ ہے کہ جب ہم صدقات وغیرہ دیتے ہیں تو ساری برائیاں اچانک تو دور نہیں ہو جایا کرتیں، برائیاں دور ہونے کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ پس قرآن کریم کے اس بیان سے ظاہر ہے کہ یہ عظیم الشان خدا کا کلام ہے اور وہی اتنا عظیم الشان فصاحت و بلاغت سے پُر کلام فرما سکتا ہے۔

یہ دراصل گزشتہ خطبے کا ایک تسلسل ہی ہے۔ دعا پہ بات ہو رہی تھی اور دعا ہی سب سے زیادہ اہم ہے۔ آج دنیا میں ہر تبدیلی کے لئے دعا کی ضرورت ہے۔ ہمیں اندرونی تبدیلی کے لئے بھی دعا کی ضرورت ہے اور بیرونی تبدیلی کے لئے بھی دعا کی ضرورت ہے۔ اس لئے اب میں نے اس میں کچھ اضافہ کر کے چند حدیثیں اور اختیار کر لی ہیں اور کچھ اقتباسات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اور بھی چن لئے ہیں۔ اب میں اس مضمون کو آج اس خطبہ میں ختم کرنے کی کوشش کروں گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کے نزدیک دعا سے زیادہ قابل عزت اور کوئی چیز نہیں۔ (ترمذی ابواب الدعوات۔ باب ما جاء فی فضل الدعاء)

’اللہ کے نزدیک دعا سے زیادہ قابل عزت‘۔ اب خدا تعالیٰ تو کسی کی عزت نہیں کرتا مگر یہ ایک عجیب شان ہے بیان کی کہ اس شخص کو عزت دیتا ہے جو دعا کرتا ہے۔ پس خدا کا عزت کرنا یہ ہے۔ جب خدا عزت کرے کسی چیز کی یعنی عزت چاہے تو فرشتے، زمین آسمان سب اس کی عزت بڑھانے پر مصروف ہو جاتے ہیں۔ تو کلام الٰہی اور کلام رسول صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو سمجھنے کے لئے ذرا باریکیوں میں اترنا چاہئے۔

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا:

”اے لوگو! جنت کے باغوں میں چرو“۔ ہم نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! جنت کے باغ کیا ہیں؟۔ آپؐ نے فرمایا ”ذکر کی مجالس“۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ صبح اور شام کے وقت خصوصاً اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اُسے اللہ تعالیٰ کے ہاں اپنے مقام کا علم ہو تو وہ یہ دیکھے کہ اللہ تعالیٰ کا اُس کے نزدیک کیا مقام ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو ویسا ہی مقام عطا کرتا ہے جیسا بندہ اپنے نزدیک اللہ کو دیتا ہے۔ (رسالہ قشیریۃ۔ امام شافعی۔ باب الذکر صفحہ ۱۱۱)۔ اسی مضمون کی ایک دوسری حدیث ہے اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ۔

تو دراصل انسان کو جو کچھ بھی چاہئے اپنے دل پر نظر ڈال کر یہ پہچاننا ضروری ہے کہ اس کے نزدیک خدا کی حیثیت کیا ہے۔ بعض لوگ تو خدا کو اس طرح بلاتے ہیں جیسے نوکر کو بلایا، ضرورت پوری کی اور پھر دور کر دیا۔ اللہ تعالیٰ سے تو کوئی دھوکہ نہیں ہو سکتا۔ اپنے نفسوں کو وہ دھوکہ دیتے ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ذکر کی مجالس قائم کرو۔ اب جس کو اللہ سے محبت ہوگی وہ اللہ کی باتیں کرے گا۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ دنیا میں اکثر لوگ جب بیٹھتے ہیں تو ادھر ادھر کی گپیں مارتے ہیں کوئی دنیا کی باتیں، کوئی فسادات کی باتیں سب کچھ ہوتا ہے لیکن یہ ایک طبعی کمزوری بھی ہے۔ مثلاً آج کل پاکستان میں جو حالات گزر رہے ہیں ان پر تبصرہ ہونا ضروری ہے مگر اس کے ساتھ اللہ کا ذکر بھی ضروری ہے۔ اب ہر بات کی تان اسی پر ٹوٹنی چاہئے کہ نظر تو کچھ اور آ رہا ہے مگر ہوگا وہی جو اللہ چاہے گا۔ تو یہ بھی ساری مجلس ہی اس فقرے سے ذکر کی مجلس بن جاتی ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی مثال جو اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور جو اپنے رب کو یاد نہیں کرتا زندہ اور مُردہ کی طرح ہے۔ مسلم کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اُس گھر کی مثال جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے اور جس گھر میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں ہوتا، زندہ اور مُردہ کی طرح ہے۔ (بخاری کتاب الدعوات باب فضل ذکر اللہ تعالی، مسلم کتاب الصلوۃ باب استحباب صلاۃ النافلۃ فی بیتہ وجواز ھا فی المسجد)۔ پہلے شخص کا ذکر کیا تھا اب گھر کا ذکر کیا ہے کہ بعض گھر بھی ذکر الٰہی سے خالی ہوتے ہیں۔ وہ مُردہ گھر ہیں ان کی ظاہری موت جس صورت میں بھی آئے خدا کے نزدیک وہ بہر حال پہلے سے ہی مُردہ ہیں۔

ترمذی کتاب الدعوات میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ہمارا ربّ ہر رات قریبی آسمان تک نزول فرماتا ہے۔ جب رات کا تیسرا حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کون ہے جو مجھے پکارے تو میں اس کو جواب دوں۔ کون ہے جو مجھ سے مانگے تو میں اس کو دوں۔ کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں اس کو بخش دوں۔ (ترمذی کتاب الدعوات)

اب یہ مضمون خیال نہیں جاتا انسان کو، کیونکہ لگتا ہے واقعۃً خدا تعالیٰ اوپر سے نیچے اترا ہے۔ خدا تعالیٰ تو اوپر بھی ہے، نیچے بھی ہے، ہر سمت میں ہے۔ اَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ۔ جس طرف چاہو رخ کرو۔ اللہ کی وجہ، اللہ کی رضا، اللہ کی شان کو تم اپنے سامنے پاؤ گے۔ اس لئے سنتے ہوئے چونکہ انسان اپنے اوپر قیاس کرتا ہے اس لئے واقعی یوں لگتا ہے جیسے اوپر سے اتر آیا ہے۔ اترنے سے مراد یہ

ہے کہ اس کے دل کے قریب ہو گیا ہے۔ یہاں روحانی طور پر نزول ہے جو دل پر ہوا کرتا ہے۔ پس اس حدیث سے یہ مراد ہے کہ جب اس کے دل پر خدا اتر آتا ہے تو کہتا ہے کہ مانگ مجھ سے جو مانگتا ہے، اپنی خواہش بتا جو چاہتا ہے میں ہی ہوں جو تجھے بخش سکتا ہے۔ پس مجھ سے ہی بخشش طلب کر۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کے اہل خانہ میں سے جب کوئی بیمار ہوتا تو آپ سورہ الفلق اور سورہ الناس پڑھ کر پھونکتے تھے اور جب آنحضرت ﷺ اپنی اس بیماری میں بیمار ہوئے جس میں آپؐ کا وصال ہوا تو میں آنحضرتؐ پر ان دو سورتوں کو پڑھ کر آپؐ پر پھونکتی، اب اگلی بات دیکھیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فراست۔ سچی حدیثوں میں فراست ضرور چھپی ہوئی ہوتی ہے اور روایت سے بڑھ کر اس کی درایت بیان کرتی ہے کہ حدیث سچی ہے۔ 'اور آپ کے ہاتھوں کو پکڑ کر آپ کے جسم پر پھیرتی کیونکہ وہ میرے ہاتھوں سے بہت زیادہ برکت والے تھے'۔ (مسلم کتاب السلام باب رقیة المریض بالمعوذات والنفث)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ ہاتھ پھیرو بیمار کے جسم پر۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ بیان فرماتی ہیں کہ میں پڑھتی تو وہی تھی مگر حضور کے اپنے ہاتھ آپؐ کے جسم پر پھیرتی تھی کیونکہ ان میں بہت زیادہ برکت تھی۔

ترمذی کتاب الدعوات و مسند احمد میں روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمرہ کے لئے مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے اجازت چاہی۔ آپؐ نے اجازت مرحمت فرمائی اور ساتھ ہی فرمایا۔ میرے بھائی! ہمیں اپنی دعاؤں میں نہ بھولنا۔ (ترمذی کتاب الدعوات۔ مسند احمد صفحہ ۲۹)۔

یہ رسول اللہ ﷺ کی انکساری کی انتہاء ہے۔ جس کی دعاؤں سے ساری دنیا کا نظام جاری ہے وہ حضرت عمرؓ کو کہتا ہے کہ میرے بھائی مجھے دعاؤں میں نہ بھولنا۔ اور ضمناً اس میں حضرت عمرؓ کی بزرگی کا بیان بھی ہو گیا کہ خدا ان کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔ پس یہ اشارتاً بہت سی باتیں ہوتی ہیں اصل تو رسول اللہ ﷺ کی انکساری ہی ہے۔ مگر مراد یہ بھی تھی کہ میں توقع رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تیری دعاؤں کو سنے گا اور اس وجہ سے حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے اس کی اتنی خوشی ہوئی کہ اگر اس کے بدلے میں مجھے ساری دنیا مل جائے تو اتنی خوشی نہ ہو۔

بخاری کتاب الزکوٰۃ۔ زہری سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا مجھے سعد بن مسیّب نے بتایا کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ کو آنحضرت ﷺ سے یہ روایت کرتے ہوئے سنا کہ حضورؐ نے فرمایا بہترین صدقہ وہ ہے جو غنی ہونے کی حالت میں کیا جائے اور اس شخص سے (ابتداء) کرو جس کی کفالت تمہارے ذمہ ہے۔ (صحیح البخاری کتاب الزکوٰۃ)۔

اس میں بہت بڑی نصیحت ہے۔ جس کی کفالت ذمے ہوا کرتی ہے اس کی دیکھ بھال اور اس پر خرچ کرنا خدا کے نزدیک صدقہ ہی ہے۔ پس بہت سے لوگ بعض یتیموں کو کفالت میں لے لیتے ہیں، بعض مریضوں کو کفالت میں لے لیتے ہیں۔ ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ بہت معزز کام ہے اور جو کچھ بھی خرچ کرتے ہیں وہ ان کی بلائیں رد کرنے کے لئے بہت ہوتا ہے۔ پس جب بھی کوئی خرچ کرے اپنے یتیم جو زیر کفالت ہو اس سے شروع کرے اور پھر جو دوسروں کے زیر کفالت ہیں پھر ان کی طرف متوجہ ہو۔

سنن ابن ماجہ کتاب الزھد، حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ ایندھن کو کھا جاتی ہے۔ اور صدقہ خطاؤں کو اس طرح بجھا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ اور نماز مومن کا نور ہے اور روزے آگ کے خلاف ڈھال ہیں۔

(سنن ابن ماجه كتاب الزهد)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور کہا اے اللہ کے رسولؐ! ثواب کے لحاظ سے سب سے بڑا صدقہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: کہ تُو اس حالت میں صدقہ کرے کہ تُو تندرست ہو (اور مال کی) حرص رکھتا ہو، غربت سے ڈرتا ہو اور خوشحالی چاہتا ہو'۔ اب سوال یہ ہے کہ تندرست ہو تو صدقہ سمجھ میں آ گیا اس وقت صدقہ کرنا چاہئے مگر حرص رکھتا ہو سے کیا مراد ہے۔ ایک انسان تندرست بھی ہوتا ہے صرف صحت نہیں چاہتا بلکہ مال بھی چاہتا ہے اور دنیاوی اموال اور دولت اور اچھی زندگی بسر کرنا چاہتا ہے تو فرمایا حرص رکھتا ہو اپنے مال کی اور بہتر زندگی کی، خوشحال زندگی کی غربت سے ڈرتا ہو اور خوشحالی چاہتا ہو۔ (صدقہ دینے میں) اتنی دیر نہ کرو کہ جان حلق تک پہنچ جائے تو تُو کہے کہ فلاں کو اتنا دیدو اور فلاں کو اتنا۔ حالانکہ وہ مال اب تیرا نہیں رہا، وہ تو فلاں کا ہو ہی چکا۔ (بخاری کتاب الزکوٰۃ باب فضل صدقة الشحيح الصحيح)۔ مرنے کے بعد اب جس کو مرضی ملے کیا فرق پڑتا ہے۔

مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استحباب صلوٰۃ الضحیٰ۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تمہارے جسم کے ہر حصہ پر صدقہ ہوتا ہے۔ ہر تسبیح صدقہ ہے، الحمد للہ کہنا صدقہ ہے، لآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ کہنا صدقہ ہے، تکبیر کہنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے، برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے۔

اب اس میں غریبوں کے لئے ایک بہت بڑی خوشخبری ہے۔ جو ضرورت پڑنے پر صدقہ دے نہیں سکتے، توفیق ہی نہیں ہوتی۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ہر نیکی کی بات جو غریب سے غریب انسان کر سکتا ہے بلکہ وہ زیادہ کرتا ہے اس کو صدقہ قرار دے دیا۔ ہر تسبیح صدقہ ہے، اَلْحَمْدُلِلّٰہ کہنا صدقہ ہے، لآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہنا صدقہ ہے، تکبیر کہنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے، برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے۔

تمہارے جسم کے ہر حصے پر صدقہ ہوتا ہے۔ یہ بھی ایک خاص اہمیت والی نصیحت ہے کہ انسان کے جسم کا چھوٹے سے چھوٹا حصہ بھی اگر بیکار ہو جائے اور کام چھوڑ دے تو سارا انظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔ گردے کو دیکھ لو گردہ جب کام چھوڑ دے تو سارا جسم بیکار اور ناکارہ ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ چھوٹی سی بیماری کے ساتھ بھی انسان کو اتنی تکلیف پہنچتی ہے کہ سارے جسم کو ایک عذاب لگ جاتا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جو دعائیں بتائی ہیں وہ غریب سے غریب آدمی بلکہ عام طور پر غرباء زیادہ کرتے ہیں اور صدقے کا ایک نیا مفہوم سمجھا دیا ہمیں کہ یہ اچھی باتیں کرنا بھی صدقہ اور بری باتوں سے روکنا بھی صدقہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس امر کو بیان کر دیا جائے کہ قانون قدرت میں ہمیشہ دعا کا تعلق ہے آج کل کے نیچری طبع کے لوگ جو علوم حقہ سے محض بے خبر اور ناواقف ہیں اور ان کی ساری تگ و دو کا نتیجہ یورپ کے طرز معاشرت کی نقل اتارنا ہے"۔ خاص طور پر جو احمدی اس وقت

برائے خدمت خلق | اپنے مریضوں کا علاج | دعا - دوا - صدقہ - پرہیز | اور ہمیشہ خوش رہ کر کیا کریں
محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
درخواست دعا | جماعت احمدیہ عالمگیر انٹرنیشنل | منجانب محتاج دعا | جماعت احمدیہ اتر پردیش

STAR
☎ 543105
CHAPPALS
WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER &
RUBBER CHAPPALS
105/661, OPP, BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY.
KANPUR-1- PIN 208001

پتے کی پتھری
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
پتے کی پتھری بغیر اپریشن کے دس دن کے اندر دیسی دوائی سے نکل جاتی ہے
علاج قادیان آکر کروانا ہوگا
Phone No : 01872-71152
حکیم عبد الحمید ملکانہ محلّہ احمدیہ قادیان

یورپ میں بستے ہیں ان کے لئے ایک نصیحت ہے۔ "دعا کو ایک بدعت سمجھتے ہیں"۔ الحمدللہ کہ احمدی تو بالکل نہیں سمجھتے مگر اکثر یورپ میں رہنے والے بدعت ہی سمجھتے ہیں۔ "اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ دعا کے تعلق میں کچھ بحث کی جائے"۔

"دیکھو ایک بچہ بھوک سے بیتاب و بے قرار ہو کر دودھ کے لئے چلاتا ہے اور چیختا ہے تو ماں کے پستان میں دودھ جوش مار کر آجاتا ہے حالانکہ بچہ تو دعا کا نام بھی نہیں جانتا۔ لیکن یہ کیا سبب ہے کہ اس کی چیخیں دودھ کو جذب کر لیتی ہیں۔ یہ ایک ایسا امر ہے کہ عموماً ہر ایک صاحب کو اس کا تجربہ ہے۔ بعض اوقات ایسا دیکھا گیا ہے کہ مائیں اپنی چھاتیوں میں دودھ محسوس بھی نہیں کرتی ہیں اور بسا اوقات ہوتا بھی نہیں ہے لیکن جونہی بچہ کی دردناک چیخ کان میں پہنچتی ہے فوراً دودھ اتر آتا ہے۔ جیسے بچہ کی ان چیخوں کو دودھ کے جذب اور کشش کے ساتھ ایک علاقہ ہے میں سچ کہتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ کے حضور ہماری چلاہٹ ایسی ہی اضطراری ہو تو وہ اس کے فضل اور رحمت کو جوش دلاتی ہے اور اس کو کھینچ کر لاتی ہے۔ اور میں اپنے تجربہ کی بنا پر کہتا ہوں کہ خدا کے فضل اور رحمت کو جو قبولیت دعا کی صورت میں آتا ہے میں نے اپنی طرف کھنچتے ہوئے محسوس کیا ہے بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ دیکھا ہے۔ ہاں آج کل کے زمانے کے تاریک دماغ فلاسفر اس کو محسوس نہ کر سکیں یا نہ دیکھ سکیں تو یہ صداقت دنیا سے اٹھ نہیں سکتی اور خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ میں قبولیتِ دعا کا نمونہ دکھانے کے لئے ہر وقت تیار ہوں"۔

(ملفوظات جلد اول جدید ایڈیشن صفحہ ۱۲۷، ۱۲۸)

پھر فرماتے ہیں "جس طرح خدا تعالیٰ کی کتابوں میں"۔ (اس موقعہ پر حضور نے پاس پڑے ہوئے کپ سے کچھ گرم پانی پیا اور فرمایا: تھوڑا تھوڑا میں نے پانی پینا شروع کر دیاہے۔ لوگ بڑا خوش ہوتے ہیں اس پر دیکھ کے اور مجھے خط لکھتے ہیں کہ شکر ہے آپ نے پانی پینا شروع کر دیاہے)۔ "خدا تعالیٰ کی کتابوں میں نیک انسان اور بد انسان میں فرق کیا گیا ہے اور ان کے جدا جدا مقام ٹھہرائے ہیں اسی طرح خدا تعالیٰ کے قانون قدرت میں ان دو انسانوں میں بھی فرق ہے جن میں سے ایک خدا تعالیٰ کو چشمۂ فیض سمجھ کر بذریعہ حالی اور قالی دعاؤں کے اس سے قوت اور امداد مانگتا ہے اور دوسرا صرف اپنی تدبیر اور قوت پر بھروسہ کر کے دعا کو قابل مضحکہ سمجھتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ سے بے نیاز اور متکبرانہ حالت میں رہتا ہے۔ جو شخص مشکل اور مصیبت کے وقت خدا سے دعا کرتا ہے اور اس سے حل مشکلات چاہتا ہے وہ بشرطیکہ دعا کو کمال تک پہنچاوے خدا تعالیٰ سے اطمینان اور حقیقی خوشحالی پاتا ہے اور اگر بالفرض وہ مطلب اس کو نہ ملے تب بھی کسی اور قسم کی تسلی اور سکینت خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کو عنایت ہوتی ہے اور وہ ہرگز ہرگز نامراد نہیں رہتا اور علاوہ کامیابی کے ایمانی ترقی اس کی ترقی پکڑتی ہے اور یقین بڑھتا ہے"۔

(ایام الصلح، روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۲۳۶، ۲۳۷ مطبوعہ لندن)

"ہر ایک دعا گو ہماری دنیوی مشکل کشائی کے لئے ہو" (دعا گو مراد نہیں ہے دعاء کے بعد ہمزہ ہے، یوں پڑھنا چاہئے) "ہر ایک دعاء، گو ہماری دنیوی مشکل کشائی کے لئے ہو مگر ہماری ایمانی حالت اور عرفانی مرتبت پر گزر کر آتی ہے"۔ اب یہ قابلِ غور کلام ہے "ہماری ایمانی حالت اور عرفانی مرتبت پر گزر کر آتی ہے" یعنی اس سے وہ فیض پاتی ہے۔ جتنی زیادہ ایمانی مرتبت ہو اتنا ہی دعا کا فیض بڑھ جاتا ہے اور زیادہ مقبول بن جاتی ہے۔ "یعنی اول ہمیں ایمان اور عرفان میں ترقی بخشتی ہے اور ایک پاک سکینت اور انشراحِ صدر اور اطمینان اور حقیقی خوشحالی ہمیں عطا کر کے پھر ہماری دنیوی مکروہات پر اپنا اثر ڈالتی ہے اور جس پہلو سے مناسب ہے اس پہلو سے ہمارے غم دور کر دیتی ہے۔ پس اس تمام تحقیقات سے ثابت ہے کہ دعا اسی حالت میں دعا کہلا سکتی ہے کہ جب درحقیقت اس میں ایک قوتِ کشش ہو اور واقعی طور پر دعا کرنے کے بعد آسمان سے ایک نور اترے جو ہماری گھبراہٹ کو دور کرے اور ہمیں انشراحِ صدر بخشے اور سکینت اور اطمینان عطا کرے۔ ہاں حکیم مطلق ہماری دعاؤں کے بعد دو طور پر نصرت اور امداد کو نازل کرتا ہے۔ ایک یہ کہ اس بلاء کو دور کر دیتا ہے جس کے نیچے ہم دب کر مرنے کو تیار ہیں۔ دوسرے یہ کہ بلاء کی برداشت کے لئے ہمیں فوق العادت قوت عنایت کرتا ہے"۔

یہ دوسرا پہلو بھی بہت قابل غور ہے۔ دعا کے نتیجے میں بعض دفعہ ایک تکلیف دور نہیں ہو رہی ہوتی مگر غیر معمولی صبر عطا ہوتا ہے، غیر معمولی ہمت خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوتی ہے جس کو خدا کی خاطر مسکراتے ہوئے برداشت کر جاتا ہے۔ "انشراح صدر عنایت فرماتا ہے۔ پس ان دونوں طریقوں سے ثابت ہے کہ دعا سے ضرور نصرتِ الٰہی نازل ہوتی ہے"۔

(ایام الصلح، روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۲۴۰۔۲۴۱)

پھر فرمایا "بیمار کو چاہئے کہ توبہ استغفار میں مصروف ہو۔ انسان صحت کی حالت میں کئی قسم کی غلطیاں کرتا ہے۔ کچھ گناہ حقوق اللہ کے متعلق ہوتے ہیں، کچھ حقوق العباد کے متعلق ہوتے ہیں۔ ہر دو قسم کی غلطیوں کی معافی مانگنی چاہئے۔ اور دنیا میں جس شخص کو نقصان بے جا پہنچایا ہو اس کو راضی کرنا چاہئے اور خدا تعالیٰ کے حضور میں سچی توبہ کرنی چاہئے۔ توبہ سے یہ مطلب نہیں کہ انسان جنتر منتر کی طرح کچھ الفاظ منہ سے بولتا رہے بلکہ سچے دل سے اقرار ہونا چاہئے کہ میں آئندہ یہ گناہ نہ کروں گا اور اس پر استقلال کے ساتھ قائم رہنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ تو خدا تعالیٰ الغفور الرحیم ہے، وہ اپنے بندوں کے گناہوں کو بخش دیتا ہے اور وہ ستار ہے بندوں کے گناہوں پر پردہ ڈالتا ہے۔ تمہیں ضرورت نہیں کہ مخلوق کے سامنے اپنے گناہوں کا اقرار کرو، ہاں خدا تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے"۔

(ملفوظات جلد پنجم، جدید ایڈیشن، صفحہ ۵۹، ۶۰)

اس ضمن میں مَیں ایک اور نصیحت کر دیتا ہوں۔ بہت سے لوگ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت دعائیں کر رہے ہیں۔ میرے لئے بھی اور اپنی اولاد کے لئے، سب کے لئے مگر بھول جاتے ہیں کہ سنت کو چھوڑ کر کوئی دعا نہیں ہوا کرتی۔ ایک لڑکی نے لکھا کہ میں نے رات دو ہزار نفل مانے ہوئے ہیں۔ وہ دو ہزار نفل کی جو ٹکریں ہیں اس میں کیا کوئی کچھ پڑھ سکتا ہے۔ اس کو میں نے جواب میں لکھا کہ خدا کا خوف کرو، سنت پر عمل کرو۔ رسول اللہ ﷺ سے جتنی رکعتیں ثابت ہیں اتنی پڑھو، اطمینان سے پڑھو۔ ان میں سجدے میں، کھڑے ہو کر، رکوع میں، ہر حالت میں دعا کرو تو یہی تمہاری دعا ہے۔ اس لئے امید ہے کہ اب انشاء اللہ اس بچی کو سمجھ آجائے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"دیکھو پچھلے دنوں مبارک احمد کو خسرہ نکلا تھا۔ اس کو اس قدر کھجلی ہوتی تھی کہ وہ پلنگ پر کھڑا ہو جاتا تھا اور بدن کی بوٹیاں توڑتا تھا"۔ میں نے خود بھی دیکھا ہے بعض دفعہ خسرہ میں بہت ہی زیادہ تکلیف ہوتی ہے اور اگر بڑے کو خسرہ نکلے تو بہت سخت عذاب ہوتا ہے۔ "جب کسی بات سے فائدہ نہ ہوا تو میں نے سوچا اب دعا کرنی چاہئے۔ میں نے دعا کی اور دعا سے ابھی فارغ ہی ہوا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کچھ چھوٹے چھوٹے چوہوں جیسے جانور مبارک احمد کو کاٹ رہے ہیں۔ ایک شخص نے کہا ان کو چادریں باندھ کر باہر پھینک دو۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ جب میں نے بیداری میں دیکھا تو مبارک احمد کو بالکل آرام ہو گیا تھا۔ اس طرح دستِ شفا جو مشہور ہوتے ہیں اس میں کیا ہوتا ہے وہی خدا تعالیٰ کا فضل اَور کچھ نہیں"۔

(ملفوظات جلد پنجم جدید ایڈیشن صفحہ ۱۸۱، ۱۸۲)

اب بعض لوگوں کے متعلق کہتے ہیں ناں کہ دستِ شفا ہے۔ دراصل وہ دعا ہی ہوتی ہے ورنہ کوئی دوا اثر نہیں کرتی۔ اگر دعا ساتھ نہ ہو اور مقبول دعا ساتھ نہ ہو اور جب حکم الٰہی آجائے تو دعا نہ بھی ہو تو شفا ہو جاتی ہے۔

ملفوظات میں ہے "ایک لڑکے کو طاعون شدید ہو گئی تھی۔ حضرت نے اس کے واسطے دعا کی اللہ تعالیٰ نے اس کو صحت دی۔ اس کا ذکر تھا۔ مولوی محمد علی صاحب نے عرض کیا کہ میں ہمیشہ غور کرتا رہا ہوں کہ جس شخص کو طاعون کے ساتھ خون شروع ہو جاوے وہ کبھی نہیں بچتا۔ صرف یہی ایک لڑکا دیکھا ہے جو باوجود خون آنے کے پھر بچ گیا۔ اب یہی مولوی محمد علی صاحب تھے جن کو طاعون کا خوف تھا، خون بھی جاری تھا، اللہ تعالیٰ نے ان کو دکھانا چاہا تھا کہ دعا ہو تو خون والے بھی بچ جایا کرتے ہیں۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ صرف دعا کا نتیجہ ہے۔ اس کا بچنا ایسا ہی ہے جیسا کہ عبدالکریم کا بچنا تھا جس کے واسطے کسولی سے تار آیا تھا کہ اب اس میں دیوانگی کے آثار نمودار ہونے پر کوئی علاج نہیں ہو سکتا لیکن خدا تعالیٰ نے اس کے حق میں ہماری دعا کو قبول کیا اور وہ بالکل تندرست ہو گیا۔ کبھی کوئی اس طرح بچتا دیکھا سنا نہیں گیا"۔ (ملفوظات جلد پنجم، جدید ایڈیشن، صفحہ ۲۰۷)

اس عبدالکریم کی اولاد اب حیدر آباد میں زندہ موجود ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کی قبولیت کا ایک نشان بنی رہے گی۔

اب اس اقتباس میں بھی ایک بڑی معرفت کی بات ہے جو غور کرنے کے لائق ہے۔ "ایک دفعہ ایک آریہ ملاوامل نام مرض دق میں مبتلا ہو گیا اور آثار نومیدی ظاہر ہوتے جاتے تھے اور اس نے خواب میں دیکھا کہ ایک زہریلا سانپ اس کو کاٹ گیا۔ وہ ایک دن اپنی زندگی سے نومید ہو کر میرے پاس آیا، آکر رویا۔ میں نے اس کے حق میں دعا کی تو جواب آیا قُلْنَا یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْداً وَّ سَلَاماً"۔ یہاں آکے الہام رک جاتا ہے عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ نہیں۔ اس کو ابراہیم سے کیا نسبت تھی۔ خدا تعالیٰ کے کلام کی یہ بھی ایک عجیب شان ہے کہ جہاں رکتا ہے وہاں کوئی حکمت ہوتی ہے ورنہ یہ الہام تو حضرت

GUARANTED PRODUCT
NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
Soniky
HAWAI
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd
34,A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-15.

ابراہیم سے ہوا تھا۔ اب ملاوامل کہاں اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کہاں۔ مگر خدا تعالیٰ نے ایہاں آ کے بات روک دی مگر تھی آگ اس لئے آگ کو ٹھنڈا کرنا مراد تھا فرمایا یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا۔ بس۔ "یعنی ہم نے تپ کی آگ کو کہا کہ سرد اور سلامتی ہو جا۔ چنانچہ بعد اس کے وہ ایک ہفتے میں اچھا ہو گیا تو اب تک وہ زندہ موجود ہے"۔ یہ حقیقۃ الوحی سے لیا گیا ہے۔ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۷۷)

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی ایک بیماری کا ذکر فرماتے ہیں۔ کہتے ہیں:

"۵/اگست ۱۹۰۶ء۔ ایک دفعہ نصف حصہ اسفل بدن کا میرا بے حس ہو گیا اور ایک قدم چلنے کی طاقت نہ رہی اور چونکہ میں نے یونانی طبابت کی کتابیں سبقاً سبقاً پڑھیں تھی اس لئے مجھے خیال گزرا کہ یہ فالج کی علامات ہیں۔ ساتھ ہی سخت درد تھی، دل میں گھبراہٹ تھی کہ کروٹ بدلنا بھی مشکل تھا۔ "رات کو جب میں بہت تکلیف میں تھا تو مجھے شماتتِ اعداء کا خیال آیا" کہ دشمن ہنسے گا دیکھو جی اس کو فالج ہو گیا۔ "رات کو جب میں بہت تکلیف میں تھا تو مجھے شماتتِ اعداء کا خیال آیا مگر محض دین کی وجہ سے نہ کسی اور امر کے لئے۔ تب میں نے جناب الٰہی میں دعا کی کہ موت تو ایک امر ضروری ہے مگر تُو جانتا ہے کہ ایسی موت اور بے وقت موت میں شماتتِ اعداء ہے تب مجھے تھوڑی سی غنودگی کے ساتھ الہام ہوا اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُخْزِی الْمُؤْمِنِیْنَ یعنی خدا ہر چیز پر قادر ہے اور خدا مومنوں کو رُسوا نہیں کرتا۔ پس اسی خدائے کریم کی مجھے قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اور جو اس وقت بھی دیکھ رہا ہے کہ میں اس پر افتراء کرتا ہوں یا سچ بولتا ہوں کہ اس الہام کے ساتھ ہی شاید آدھ گھنٹہ تک مجھے نیند آ گئی اور پھر یکدفعہ جب آنکھ کھلی تو میں نے دیکھا کہ مرض کا نام ونشان نہیں رہا۔ تمام لوگ سوئے ہوئے تھے اور میں اٹھا اور امتحان کے لئے چلنا شروع کیا تو ثابت ہوا کہ میں بالکل تندرست ہوں۔ تب مجھے اپنے قادر خدا کی قدرت عظیم کو دیکھ کر رونا آیا کہ کیسا قادر ہمارا خدا ہے اور ہم کیسے خوش نصیب ہیں کہ اس کی کلام قرآن شریف پر ایمان لائے اور اس کے رسول کی پیروی کی اور کیا بد نصیب وہ لوگ ہیں جو اس ذوالعجائب خدا پر ایمان نہیں لائے"۔ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۴۵۔۲۴۶)

پھر فرماتے ہیں: "سچ تو یہ ہے کہ اگر دعا نہ ہوتی تو اہل اللہ مر ہی جاتے۔ جو لوگ دعا کے منافع سے محروم ہیں ان کو دھوکہ ہی لگا ہوا ہے کہ وہ دعا کی تقسیم سے ناواقف ہیں۔ میرا جب سب سے پہلا لڑکا فوت ہوا تو اس کو ایک سخت غشی کی حالت تھی۔ گھر میں اس کی والدہ نے جب دیکھا کہ حالت نازک ہے تو انہوں نے کہا کہ یہ تو امید نہیں کہ اب جانبر ہو میں اپنی نماز کیوں ضائع کروں۔ چنانچہ وہ نماز میں مصروف ہو گئے اور جب نماز سے فارغ ہو کر مجھ سے پوچھا تو اس وقت چونکہ انتقال ہو چکا تھا۔ میں نے کہا کہ لڑکا مر گیا ہے۔ انہوں نے پورے صبر اور رضا کے ساتھ اناللہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ خدا جس امر میں نامراد کرتا ہے اس نامرادی پر صبر کرنے والوں کو ضائع نہیں کرتا۔ اسی صبر کا نتیجہ ہے کہ خدا نے ایک کی بجائے چار لڑکے عطا فرمائے"۔ (ملفوظات جلد دوم جدید ایڈیشن، صفحہ ۱۶۷، ۱۶۸)

"یادر ہے کہ خدا کے بندوں کی مقبولیت پہچاننے کے لئے دعا کا قبول ہونا بھی ایک بڑا نشان ہوتا ہے بلکہ استجابتِ دعا کی مانند اور کوئی بھی نشان نہیں۔ کیونکہ استجابت دعا سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک بندہ کو جنابِ الٰہی میں قدر اور عزت ہے۔ اگرچہ دعا کا قبول ہو جانا ہر جگہ لازمی امر نہیں۔ کبھی کبھی خدائے عزوجل اپنی مرضی بھی اختیار کرتا ہے لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ مقبولینِ حضرتِ عزّت کے لئے یہ بھی ایک نشانی ہے کہ بہ نسبت دوسروں کے کثرت سے اُن کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور کوئی استجابت دعا کے مرتبہ میں ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ ہزارہا میری دعائیں قبول ہوئی ہیں اگر میں سب کو لکھوں تو ایک بڑی کتاب ہو جائے اور کسی قدر میں پہلے بھی لکھ چکا ہوں اور اس جگہ بھی چند دعاؤں کا قبول ہونا تحریر کرتا ہوں۔ چنانچہ منجملہ ان کے استجابت دعا کا ایک یہ نشان ہے کہ ایک میرے مخلص سید ناصر شاہ نام جو اب کشمیر بارہ مولا میں اوورسیئر ہیں۔ وہ اپنے افسروں کے ماتحت نہایت تنگ تھے اور ان کی ترقی کے حارج تھے بلکہ ان کی ملازمت خطرہ میں تھی، ایک دفعہ انہوں نے مصمم ارادہ کر لیا کہ میں استعفیٰ دیتا ہوں"۔

"اپنے افسروں کے ماتحت نہایت تنگ تھے اور ان کی ترقی کے حارج تھے"۔ اس میں اشارہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ دیانتدار تھے اور کرپٹ (Currupt) افسروں کو جب تک پیسہ نہ ملے وہ اس کو اپنا حارج سمجھتے ہیں تو یہ ایک ضمنی بات ہے اس میں، میں نے ذکر کر دیا ہے ورنہ سمجھ نہیں آتی کہ وہ ان کی ترقی کے حارج کیوں تھے۔ "بلکہ ان کی ملازمت خطرہ میں تھی۔ ایک دفعہ انہوں نے مصمم ارادہ کر لیا کہ میں استعفیٰ دیتا ہوں تا اس ہر روز کی تکلیف سے نجات پاؤں۔ میں نے ان کو منع کیا مگر وہ اس قدر ملازمت سے عاجز آ گئے تھے کہ انہوں نے بار بار نہایت عجز وانکسار سے عرض کی کہ مجھے اجازت دی جائے کہ میری جان ایک بلا میں گرفتار ہے اور حد سے زیادہ اصرار کیا اور کہا کہ میرے لئے ترقیٔ عہدہ کی راہ بند ہے بلکہ ایسا نہ ہو کہ کسی ظالم کے ہاتھ سے فوق الطاقت مجھے ضرر پہنچ جائے۔ تب میں نے ان کو کہا کہ کچھ دن صبر کرو میں تمہارے لئے دعا کروں گا اور اگر پھر بھی مشکلات پیش آئیں تو پھر اختیار ہے۔ بعد اس کے جب میں نے جناب الٰہی میں ان کے لئے دعا کی اور حضرتِ عزّت سے ان کی کامیابی چاہی اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بجائے اس کے کہ پہلی ملازمت بھی خطرہ میں تھی غیر مترقب طور پر ترقی ہو گئی"۔ یعنی توقع کے خلاف ان کی ترقی ہو گئی۔ (حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۷۴، ۳۷۵)۔

پھر فرماتے ہیں "مَیں سچ کہتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ کے حضور ہماری چلاہٹ ایسی اضطراری ہو تو وہ اس کے فضل اور رحمت کو جوش دلاتی ہے اور اس کو کھینچ لاتی ہے۔ اور مَیں اپنے تجربہ کی بنا پر کہتا ہوں کہ خدا کے فضل اور رحمت کو جو قبولیتِ دعا کی صورت میں آتا ہے مَیں نے اپنی طرف کھنچتے ہوئے محسوس کیا ہے بلکہ مَیں تو یہ کہوں گا کہ دیکھا ہے۔ ہاں آجکل کے زمانہ کے تاریک دماغ فلاسفر اس کو محسوس نہ کر سکیں یا نہ دیکھ سکیں تو یہ صداقت دنیا سے اُٹھ نہیں سکتی اور خصوصاً ایسی حالت میں جب کہ مَیں قبولیتِ دعا کا نمونہ دکھانے کے لئے ہر وقت تیار ہوں۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۹۰)

پھر فرماتے ہیں: "صدقہ اور خیرات سے بلا دور ہو جاتی ہے۔ اگر صدقہ سے عذاب میں تاخیر نہیں ہو جاتی تو پھر سارے پیغمبر نعوذ باللہ جھوٹے ٹھہرتے ہیں۔ یونس اور اس کی قوم کا قصہ پڑھو۔ آتھم تو آخر مر ہی گیا تھا مگر یونس کی قوم توبہ کرنے سے بالکل بچ گئی۔ اگر وہ باوجود اس قدر گریہ وزاری اور خاموشی کے مر جاتا تو پھر اس میں اور لیکھرام میں کیا فرق ہوتا"۔ (ملفوظات جلد چہارم جدید ایڈیشن صفحہ ۲۷۴)۔ یہ سمجھ نہیں آئی ایک فقرہ "یونس کی قوم توبہ کرنے سے بالکل بچ گئی۔ اگر وہ باوجود اس قدر گریہ وزاری اور خاموشی کے مر جاتا تو پھر اس میں اور لیکھرام میں کیا فرق ہوتا"۔ یہاں قوم مر جاتی یا لیکھرام مراد ہے۔ غالباً اشارہ اس طرف ہے کہ خدا کا رسول تھا جو گریہ وزاری کی وجہ سے بچ گیا۔ حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق جو شدید گریہ وزاری کا ذکر آتا ہے تو مراد یہ ہے کہ اگر وہ نہ ہوتی تو نہ بچ سکتا۔ ایک موقعہ پر آپ یہ بھی فرماتے ہیں کہ لیکھرام بھی مرتے ہوئے گریہ وزاری کرتا تو میری دعا سے بچ سکتا تھا۔

"جو کہتے ہیں کہ ہم پر کوئی ابتلا نہیں آیا وہ بد قسمت ہیں۔ وہ ناز ونعمت میں رہ کر بہائم کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ ان کی زبان ہے مگر وہ حق بول نہیں سکتی۔ خدا کی حمد وثنا اس پر جاری نہیں ہوتی بلکہ وہ صرف فسق وفجور کی باتیں کرنے کے لئے اور مزہ چکھنے کے واسطے ہے۔ ان کی آنکھیں ہیں مگر وہ قدرت کا نظارہ نہیں دیکھ سکتیں بلکہ وہ بدکاری کے لئے ہیں۔ پھر ان کو خوشی اور راحت کہاں میسر آتی ہے۔ یہ مت سمجھو کہ جس کو ہمّ وغم پہنچتا ہے وہ بد قسمت ہے۔ نہیں۔ خدا اس کو پیار کرتا ہے۔ جیسے مرہم لگانے سے پہلے چیرنا اور جراحی کا عمل ضروری ہے۔ غرض یہ انسانی فطرت میں ایک امر واقع شدہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ یہ ثابت کرتا ہے کہ دنیا کی حقیقت کیا ہے، اس میں کیا کیا بلائیں اور حوادث آتے ہیں۔ ابتلاؤں میں ہی دعاؤں کے عجیب وغریب خواص اور اثر ظاہر ہوتے ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ ہمارا خدا تو دعاؤں ہی سے پہچانا جاتا ہے"۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۴۷)

پھر فرمایا: "قرآن شریف کا منشا یہ ہے کہ جب عذاب سر پر آ پڑے پھر توبہ عذاب سے نہیں چھڑا سکتی۔ اس لئے اس سے پیشتر کہ عذابِ الٰہی آ کر توبہ کا دروازہ بند کر دے توبہ کرو۔ جبکہ دنیا کے قانون کا اس قدر ڈر پیدا ہوتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے قانون سے نہ ڈریں۔ جب بلا سر پر آ پڑے تو اس کا مزہ چکھنا ہی پڑتا ہے۔ چاہئے کہ ہر شخص تہجد میں اٹھنے کی کوشش کرے اور پانچ وقت کی نمازوں میں بھی قنوت ملا دیں۔ ہر ایک خدا کو ناراض کرنے والی بات سے توبہ کریں۔ توبہ سے مراد یہ ہے کہ ان تمام بدکاریوں اور خدا کی نارضامندی کے باعثوں کو چھوڑ کر ایک سچی تبدیلی کریں اور آگے قدم رکھیں اور تقویٰ اختیار کریں اس میں بھی خدا کا رحم ہوتا ہے۔ عادات انسانی کو شائستہ کریں

شرح فطرانہ

رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ مورخہ 10.12.99 سے شروع ہو رہا ہے۔ ہر سال نظارت بیت المال آمد کی طرف سے ہندوستان کی جماعتوں کو فطرانہ کی شرح کی اطلاع دی جاتی ہے از روئے حدیث فطرانہ کی شرح ایک صاع غلہ یعنی پونے تین سیر انگریزی مقرر ہے جو رائج الوقت پیمانہ میٹرک سسٹم میں دو کلو 563 گرام ہوتے ہیں جو شخص پوری شرح کے مطابق فطرانہ کی رقم کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ نصف شرح پر ادائیگی کر سکتا ہے۔

چونکہ ہندوستان میں غلہ گندم کی شرح مختلف ہے۔ اس لئے ہندوستان کی جماعتیں مقامی طور پر 2 کلو 563 گرام غلہ کی جو قیمت ہو اس کے مطابق ادائیگی کریں۔ قادیان میں مقامی شرح کے مطابق 550 روپے فی کوئنٹل اوسط قیمت کے حساب سے اڑھائی کلو فطرانہ کی پوری شرح -/14 روپے اور نصف شرح -/7 روپے مقرر کی جاتی ہے۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

،غضب نہ ہو، تواضع اور انکساری اس کی جگہ لے لے۔ اخلاق کی درستی کے ساتھ اپنے مقدور کے موافق صدقات کا دینا بھی اختیار کرو۔ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسْکِیْنًا وَّ یَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا یعنی خدا کی رضا کے لئے مسکینوں اور یتیموں اور اسیروں کو کھانا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خاص اللہ کی رضا کے لئے ہم دیتے ہیں اور اس دن سے بھی ہم ڈرتے ہیں جو نہایت ہی ہولناک ہے۔ قصہ مختصر دعا سے ، توبہ سے کام لو اور صدقات دیتے رہو تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم کے ساتھ تم سے معاملہ کرے"۔(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۳۴،۳۵)(چند منٹ کے اندر کوشش کرتا ہوں ختم کرنے کی ۔ پچھلے جمعہ پر بچ گئے تھے یہ اقتباسات اور اب پھر کافی ہو گئے ہیں مگر کوئی حرج نہیں اگر ایک دو منٹ نماز میں دیر بھی ہو گئی)۔

"وہ دعا جو معرفت کے بعد اور خدا کے فضل سے پیدا ہوتی ہے وہ اور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے۔ وہ فنا کرنے والی چیز ہے، وہ گداز کرنے والی آگ ہے، وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے، وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے۔ ایک تُند سَیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتی ہے۔ ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ہر ایک زہر آخر اس سے تریاق ہو جاتا ہے۔ مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں، تھکتے نہیں کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے۔ مبارک وہ اندھے جو دعاؤں میں ست نہیں ہوتے کیونکہ ایک دن دیکھنے لگیں گے۔ مبارک وہ جو قبروں میں پڑے ہوئے دعاؤں کے ساتھ خدا کی مدد چاہتے ہیں کیونکہ ایک دن قبروں سے باہر نکالے جائیں گے۔ مبارک تم جبکہ دعا کرنے میں کبھی ماندہ نہیں ہوتے اور تمہاری روح دعا کے لئے پگھلتی اور تمہاری آنکھ آنسو بہاتی ہے اور تمہارے سینہ میں ایک آگ پیدا کر دیتی ہے اور تمہیں تنہائی کا ذوق اٹھانے کے لئے اندھیری کوٹھڑیوں اور سنسان جنگلوں میں لے جاتی ہے اور تمہیں بیتاب اور دیوانہ اور از خود رفتہ بنا دیتی ہے کیونکہ آخر تم پر فضل کیا جاوے گا۔ وہ خدا جس کی طرف ہم بلاتے ہیں نہایت کریم و رحیم، حیا والا، صادق، وفادار، عاجزوں پر رحم کرنے والا ہے۔ پس تم بھی وفادار بن جاؤ اور پورے صدق اور وفا سے دعا کرو کہ وہ تم پر رحم فرمائے گا۔۔ دنیا کے شور و غوغا سے الگ ہو جاؤ اور نفسانی جھگڑوں کو دین کا رنگ مت دو۔ خدا کے لئے ہار اختیار کرو اور شکست کو قبول کر لو تا بڑی بڑی فتحوں کے تم وارث بن جاؤ۔ دعا کرنے والوں کو خدا معجزہ دکھائے گا اور مانگنے والوں کو ایک خارق عادت نعمت دی جائے گی۔ دعا خدا سے آتی ہے اور خدا کی طرف ہی جاتی ہے۔ دعا سے خدا ایسا نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ تمہاری جان سے نزدیک ہے۔ دعا کی پہلی نعمت یہ ہے کہ انسان میں پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے"۔

اب یہ پاک تبدیلی ہی ہے شرط اصل میں جتنی سچی بھی دعا ہو گی اتنی ہی پاک تبدیلی انسان میں پیدا کرے گی۔ "پھر اس تبدیلی سے خدا بھی اپنی صفات میں تبدیلی کرتا ہے اور اس کے صفات غیر متبدل ہیں"۔ اب ساتھ ہی یہ فرمادیا خدا کی صفات تبدیل نہیں ہوتیں۔ "مگر تبدیلی یافتہ کے لئے اس کی ایک الگ تجلی ہے جس کو دنیا نہیں جانتی۔ گویا وہ اَور خدا ہے حالانکہ اور کوئی خدا نہیں۔ مگر نئی تجلی نئے رنگ میں اس کو ظاہر کرتی ہے تب اس خاص تجلی کی شان میں اس تبدیل یافتہ کے لئے وہ کام کرتا ہے جو دوسروں کے لئے نہیں کرتا۔ یہی وہ خوارق ہے۔

غرض دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشت خاک کو کیمیا کر دیتی ہے اور وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے۔ اس دعا کے ساتھ روح پگھلتی ہے اور پانی کی طرح بہہ کر آستانۂ حضرتِ احدیت پر گرتی ہے۔ وہ خدا کے حضور میں کھڑی بھی ہوتی ہے اور رکوع بھی کرتی ہے اور سجدہ بھی کرتی ہے اور اسی کی ظِلّ وہ نماز ہے جو اسلام نے سکھائی ہے"۔(لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۲۲۲،۲۲۴)۔

ان اقتباسات میں سے آخری اقتباس یہ ہے۔ "اے میرے قادر خدا! میری عاجزانہ دعائیں سن لے اور اس قوم کے کان اور دل کھول دے اور ہمیں وہ وقت دکھا کہ باطل معبودوں کی پرستش دنیا سے اٹھ جائے اور زمین پر تیری پرستش اخلاص سے کی جائے اور زمین تیرے راستبازوں اور موحد بندوں سے ایسی بھر جائے جیسا کہ سمندر پانی سے بھرا ہوا ہے اور تیرے رسول کریم محمد مصطفیٰ ﷺ کی عظمت اور سچائی دلوں میں بیٹھ جائے۔ آمین۔

اے میرے قادر خدا مجھے یہ تبدیلی دنیا میں دکھا اور میری دعائیں قبول کر جو ہر یک طاقت اور قوت تجھ کو ہے۔ اے قادر خدا ایسا ہی کر"۔(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۴)۔ یہاں 'جو' سے مراد صرف اتنی ہے کہ بوجہ اس کے کہ ہر یک طاقت اور قوت تجھ کو ہے۔ "اے قادر خدا ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین و آخر دعونا ان الحمدللہ رب العلمین۔ ☆......☆......☆

پتہ جات مطلوب ہیں

انگریزی ماہنامہ ریویو آف ریلیجنز جاری کروانے کے لیے پتہ جات مطلوب ہیں۔ براہ مہربانی اپنے علاقہ کے انگریزی جاننے والے دانشوروں اور تعلیم یافتہ حضرات نیز لائبریریوں اور کالجوں کے ایڈریس بھجوائیں۔

شکریہ (ناظر نشر و اشاعت قادیان)

اعلان نکاح

☆ مورخہ 24.09.99 بمقام کٹاس پور آندھرا میں خاکسار نے منیرہ بیگم صاحبہ بنت مکرم سرادر صاحب کے نکاح کا اعلان ہمراہ سالار احمد صاحب ابن مکرم حیدر علی صاحب صدر جماعت احمدیہ کٹاس پور مبلغ دو ہزار پانچ صد 2500 روپے پر پڑھا نکاح کے بابرکت ہونے اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 51 روپے۔
(محمد اسحاق معلم وقف جدید کٹاس پور۔اے پی)

☆۔ مکرمہ عابدہ سلطانہ بنت مکرم انور محی الدین صاحب ساکن ندیسر (یوپی) کا نکاح مکرم شاہد احمد صاحب منڈاشی ابن مکرم عبدالخالق صاحب منڈاشی ساکن بھدرواہ (جموں کشمیر) کے ساتھ مبلغ پچاس ہزار ایک روپے حق مہر پر مکرم مولوی قیام الدین صاحب مبلغ سلسلہ بنارس نے مورخہ 28.10.99 کو بنارس میں پڑھا۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت و مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 100 روپے۔
(انچارج دفتر رشتہ وناطہ قادیان)

☆۔ عزیزہ عائشہ بنت مکرم کریم ظفر ملک صاحب پوتی حضرت مولانا ظہور حسین صاحب مبلغ بخارہ کا نکاح عزیزم ڈاکٹر ضیاء شہزاد ابن مکرم ڈاکٹر قاضی برکت اللہ صاحب کے ساتھ 15000 ڈالر حق مہر پر پورٹ لینڈ میں مکرم مولانا انعام الحق کوثر صاحب نے 28.8.99 کو پڑھا۔ رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔
(ناظر اعلیٰ و امیر جماعت قادیان)

☆۔ خاکسار کی بیٹی عزیزہ حفصہ بیگم کا نکاح عزیزم مکرم فضل الٰہی احمد معلم وقف جدید کے ساتھ مبلغ گیارہ ہزار اکاون روپے پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مورخہ 14.11.99 کو مسجد اقصیٰ میں پڑھایا۔ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 50 روپے۔
(کے رفیق احمد صاحب تیماپوری)

☆ مورخہ 14.11.99 کو بعد نماز مغرب و عشاء محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے مکرمہ شاہدہ تبسم بنت مکرم محمد صادق صاحب ساجد سکنہ کالابن ضلع راجوری صوبہ جموں کا نکاح مکرم ماسٹر محمد ایوب صاحب بھٹی ابن مکرم نظام الدین صاحب سکنہ دھیری رلیوٹ (چارکوٹ) ضلع راجوری کے ساتھ مبلغ اسی ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ رشتہ کے ہر جہت سے کامیاب ہونے کیلئے درخواست دُعا ہے۔ اعانت بدر 50 روپے۔
(نثار احمد کامل کالابن راجوری)

☆ مکرمہ ناصرہ بشریٰ صاحبہ بنت مکرم شہہ راہ عالم صاحب کلکتہ کا نکاح مورخہ 14.11.99 مسجد اقصیٰ میں صاحبزادہ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے مکرم مظفر علی شیخ صاحب ولد شیخ محمد علی صاحب کے ساتھ -/3001 روپے پر بعد نماز مغرب و عشاء پڑھایا۔ رشتہ کے دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت ہونے کیلئے تمام قارئین بدر سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر ۵۰) روپے۔
(شہہ راہ عالم کلکتہ)

اعلانِ دُعا

☆ مکرم غلام شفیع الدین صاحب آف حیدر آباد اپنے اور بچوں کے روشن مستقبل اور دینی و دنیاوی ترقیات نیز کاروبار میں برکت کیلئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اعانت بدر -/50 (منیجر)

☆۔ مکرم ملک بشیر احمد صاحب اعوان ربوہ کی اہلیہ ان دنوں بلڈ پریشر اور دیگر کئی عوارض میں مبتلا ہیں احباب جماعت سے کامل صحت و درازی عمر کیلئے خصوصی دعا کی تحریک ہے۔
(رفیق احمد مالاباری۔ نائب ناظر بیت المال آمد)

☆۔ خاکسار انشاء اللہ اسٹار فٹ ویئر کے نام سے ہول سیل کا کام شروع کر رہا ہے میرے لئے دُعا کریں کہ کاروبار میں اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے اور خیر و برکت عطا کرے آمین۔ اعانت بدر -/50 روپے۔
(رفعت اللہ ضیا احمدی یادگیر کرناٹک)

☆ خاکسار کی والدہ اہلیہ محترم ملک نذیر احمد صاحب پشاوری درویش مرحوم چند روز سے فالج میں مبتلا ہو گئی ہیں۔ علاج جاری ہے تمام قارئین کرام سے موصوفہ کی کامل شفایابی کیلئے درخواستِ دعا ہے۔
(ملک منیر احمد پشاوری قادیان)

★ خاکسار انشاء اللہ نیا کاروبار شروع کرنے والا ہے احباب سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے اور کاروبار میں خیر و برکت عطا کرے آمین۔ اعانت بدر -/50 (رحمت اللہ جینا احمدی یادگیر۔ کرناٹک)

☆۔ خاکسار کے بیٹے عزیز عبدالقدیر فرحان کی شادی مورخہ 17.11.99 کو عزیزہ صدیقہ صاحبہ آف حیدر آباد سے قادیان میں ہوئی اور مورخہ 19.11.99 کو دعوت ولیمہ ہوئی۔ رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (اعانت -/100)
(آفریدہ حمید)

☆ خاکسار کی والدہ کی صحت یابی اہل خانہ اور بچوں کی صحت و تندرستی درازی عمر اور خدمت دین کیلئے نیز ہمسایوں اور دوستوں کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر -/50 روپے۔ (عبدالغفار آہنگر رشی نگر)

☆ محترمہ ساجہ بانڈے صاحبہ مرحومہ کی مغفرت امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی صحت یابی' بچوں کے نیک صالح خادم دین بننے۔ والد صاحب کی درازی عمر اور صحت و تندرستی نیز دوستوں اور ہمسایوں کیلئے بھی دُعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر 100 روپے)
(عبدالحمید بانڈے رشی نگر)

مسائل عید الفطر

محترم مولانا عبد الرحیم صاحب
مدرس مدرسۃ المعلمین قادیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی
(سورۃ الاعلیٰ آیت نمبر ۱۰)

ہر شئی کی ایک علت و غرض و غایت ہوا کرتی ہے ورنہ اس کی طلب عبث و بیکار ہے۔ تخلیق انسانی کا عظیم مقصد ہے اور وہ دو شکلوں پر منحصر ہے ایک عبادت جسمانی اور دوسری قسم عبادت مالی ہے اور صوم دونوں عبادتوں کا مجموعہ ہے چونکہ طلوع فجر سے غروب شمس تک کھانے پینے و جماع وغیرہ سے اجتناب کرنے کا نام صوم ہے اور عبادت مالی اس لحاظ سے کہ اس ماہ مقدس میں خیرات و صدقات کا ثواب ستر گنا بلکہ یضاعف لمن یّشاءُ ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اس ماہ مبارک میں تیز آندھی سے بھی زیادہ سخاوت کرتے تھے۔
(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۳و۴، صفحہ ۲۵۵)

مذکورہ بالا آیت کریمہ میں ایک عظیم شے مخفی ہے اور وہ ہے ان عبادات کے ذریعہ تزکیہ نفس کرنا جس میں کہ ریا و نمود کی شمولیت کا شائبہ نہیں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تزکی کے معنی پاک ہونے کے ہوتے ہیں پس آیت کے یہ معنی ہیں کہ وہ شخص کامیاب ہوا جس نے تقدس کا جامہ پہن لیا اللہ تعالیٰ چونکہ خود قدوس ہے اس لئے وہی شخص اس کا قرب حاصل کر سکتا ہے جو تقدس اور پاکیزگی اپنے اندر پیدا کرتا ہے گناہ آلود زندگی بسر کرنے والے خدا تعالیٰ کے احکام کو پس پشت ڈالنے والے شیطانی راہوں کو اختیار کرنے والے اور نفسانی خواہشات کے پیچھے چلنے والے دنیا میں بھی ذلیل ہوتے ہیں اور آخرت میں بھی ذلیل ہوں گے تمام کامیابیوں کی جڑ پاکیزگی اختیار کرنا ہے۔
(تفسیر کبیر جلد ہشتم صفحہ ۳۹-۴۳۸)

صلوٰۃ و صوم و صدقۃ الفطر تمام اعمال میں تزکیہ نفس مقصود ہونا چاہئے۔ اب ہم مسائل عید الفطر قارئین کرام کی خدمت میں پیش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں فطر کا لغوی معنی اگر باب نَصَرَو ضَرَبَ میں لیجائیں تو اس کا معنی پھاڑنا مثلاً فطر الشیئ اسی طرح فطور الصائم روزہ دار کا افطار کرنا۔ (مصباح اللغات صفحہ ۶۳۸ المنجد عربی اردو ۷۵۴)

اور اگر باب افعال سے ہو تو معنی ہوگا کھانا اور پینا افطار کا وقت قریب ہونا (مصباح اللغات صفحہ ۶۳۸ المنجد ۷۵۴) اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان یوں ہے ع

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَفْطَرَیَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَیْرِ رُخْصَۃٍ لَمْ یُجْزِہٗ صِیَامُ الدَّھْرِ
(ترمذی شریف صفحہ ۹۰ جلد اول ابن ماجہ مترجم جلد اول صفحہ ۴۷۴)

حضرت ابو ھریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے بغیر عذر کے ماہ رمضان کا ایک روزہ افطار کر لیا تو اسے زمانہ بھر کے روزے بھی کافی نہ ہوں گے۔ ترمذی شریف کی حدیث کے الفاظ میں تبدیلیاں ہیں لیکن عنوان بعینہ یہی ہے۔

اور اگر باب تفعیل میں شمار کریں تو اس کا معنی روزہ افطار کرانا جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُھَنِیْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ فَطَّرَصَائِمًا کَانَ لَہٗ مِثْلُ اَجْرِہٖ غَیْرَ اَنَّہٗ لَا یَنْقُصُ مِنْ اَجْرِالصَّائِمِ شَیْئًا
(ترمذی جلد اول صفحہ ۱۰۰ ابن ماجہ مترجم صفحہ ۴۹۰)

حضرت زید بن خالد جہنی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے کسی کو روزہ افطار کرایا تو اس کو روزہ دار کے برابر ثواب ملے گا اور اس کا ثواب بھی کم نہ کیا جائے گا۔ اسی لفظ سے فطرہ ماخوذ ہے۔

صدقۃ الفطر کی مقدار

صدقۃ الفطر کا دوسرا نام زکوٰۃ الفطر ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاع متعین فرمایا ہے۔
عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَکوٰۃَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلَی النَّاسِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍاَوْصَاعًا مِنْ شَعِیْرٍ عَلٰی کُلِّ حُرٍّ اَوْعَبْدٍ ذَکَرٍاَوْاُنْثٰی مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔
(بخاری جلد اول صفحہ ۲۰۴۔ مسلم جلد اول صفحہ ۳۱۷۔ ترمذی جلد اول صفحہ ۸۵)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ الفطر رمضان مہینہ میں ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو آزاد غلام۔ مذکر و مونث مسلمانوں پر فرض فرمایا۔ اگر ایک صاع کی استطاعت نہیں تو نصف صاع ادا کر سکتے ہیں چونکہ فرمان باری ہے لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا۔ حسب استطاعت بندے کو اللہ مکلف بناتے ہیں۔

صدقۃ الفطر کن پر واجب ہے

صدقۃ الفطر مسلمانوں کے ہر فرد بشر حتی کہ عید کی نماز سے قبل پیدا ہونے والے بچوں پر بھی واجب ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَکوٰۃَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍاَوْ صَاعًا مِنْ شَعِیْرٍ عَلٰی کُلِّ عَبْدٍ اَوْحُرٍّ صَغِیْرٍ اوکبیر
(بخاری جلد اول صفحہ ۲۰۵ مسلم شریف جلد اول صفحہ ۳۱۷)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر آزاد غلام چھوٹے۔ بڑے پر ایک صاع کھجور یا جو فرض فرمایا ہے واضح رہے کہ صاع ڈھائی کیلو کا ہوتا ہے۔

صدقۃ الفطر کب ادا کریں

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِالْخُدْرِیِّ قَالَ کُنَّا نُخْرِجُ فِیْ عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ۔ (بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۰۴)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم لوگ غلہ میں سے ایک صاع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں صدقۃ الفطر عید الفطر کے دن ادا کیا کرتے تھے نیز بخاری شریف جلد اول کے صفحہ ۲۰۵ کی عبارت اسطرح بھی ہے وکانوا یعطون قبل الفطر بیوم اویومین یعنی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین دو دن قبل ادا فرمایا کرتے تھے۔ حدیث مذکورہ سے دو مسئلے صاف اور صریح ہیں ایک دو دن پہلے فطرہ ادا کر سکتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ جہاں کا جو طعام ہو اس اعتبار سے ادا کریں۔

صدقہ فطر کیوں

یہ ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ صدقہ فطر واجب کیوں ہے اس میں کیا حکمت مضمر ہے۔ اس کا جو جواب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ذیل میں درج ہے۔ عن ابن عباس قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوٰۃ الفطر طھرۃ للصائم من اللغووالرفث وطعمۃ للمساکین
(ابن ماجہ مترجم جلد اول صفحہ ۵۱۳)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ روزے دار کی لغویات و فحش کی تلافی اور مساکین کے کھانے کیلئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ الفطر کو فرض فرمایا ہے۔ چونکہ حالت صوم میں بھی انسان سے مختلف خطائیں و غلطیاں سرزد ہوتی ہیں۔ اس سے طھارت کرنی مقصود ہے۔

عید کا معنی

عید کے مختلف معانی ہیں مثلاً خوشی۔ خوشی کا دن۔ تہوار۔ جشن۔ میلہ تعطیل پھر اضافت کی صورت میں ہر ایک کے معنی الگ الگ ہیں جیسا کہ (عید المیلاد جشن ولادت۔ جنم دن۔ برسی۔
(القاموس الجدید صفحہ ۶۴۷)

عیدین کی وجہ

ماہ رمضان گذرنے پر یکم شوال کو روزے ختم ہونے اور روزوں کی برکات حاصل کرنے کی توفیق پانے کی خوشی میں عید الفطر اور دسویں ذوالحجہ کو حج کی برکات میسر آنے کی خوشی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کی یاد میں عید الاضحیہ منائی جاتی ہے نماز عید کا اجتماع ایک رنگ میں مسلمانوں کی ثقافت اور دینی عظمت کا مظہر ہوتا ہے اس لئے اس میں مرد عورت۔ بچے سبھی شامل ہوتے ہیں۔
(فقہ احمدیہ صفحہ ۱۷۸)

عیدین میں تکبیرات

دونوں عیدوں کی نماز ایک جیسی ہے فرق صرف یہ ہے کہ بڑی عید (یعنی عید الاضحیٰ) کی نماز ختم ہونے کے بعد امام اور مقتدی کم از کم تین بار بلند آواز سے تکبیرات کہیں اسی طرح نویں ذوالحجہ کی فجر سے تیرہویں کی عصر تک باجماعت فرض نماز کے بعد باآواز بلند یہی تکبیرات کہی جائیں یہ تکبیرات مندرجہ ذیل ہیں۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔
(فقہ احمدیہ صفحہ ۱۷۹ احاکم فی المتدرک صفحہ ۲۹۹)

عیدین میں روزہ رکھنا حرام ہے

عن ابی سعید قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صوم یوم الفطر والنحر
(بخاری جلد اول صفحہ ۲۶۷ مسلم شریف جلد اول صفحہ ۳۶۰)

ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ یوم الفطر اور یوم النحر کو روزہ رکھنے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے ان دونوں ایام میں روزہ رکھنا حرام ہے۔

عید گاہ جانے سے قبل کچھ تناول کرنا سنت ہے۔ خاتم النبیین والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن عید گاہ تشریف لے جانے سے قبل کچھ کھجوریں کھایا کرتے تھے اس کی دلیل یہ ہے عن انس بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یغدوا یوم الفطر حتی یاکل تمرات (بخاری باب الاکل یوم الفطر قبل الخروج صفحہ ۱۳۰

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن کچھ کھجوریں کھا کر تشریف لے جایا کرتے تھے۔ شیریں چیز کوئی ضروری و واجب نہیں بلکہ دوسرا کھانا بھی کھا سکتے ہیں حدیث میں آتا ہے۔

عن عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یخرج یوم الفطر حتی یطعم ولا یطعم یوم الاضحی حتی یصلی
(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۷۱ باب فی الاکل یوم الفطر قبل الخروج)

عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد صاحب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر میں کھانا کھا کر عید گاہ تشریف فرما ہوتے اور یوم النحر میں عید کی نماز سے فراغت حاصل کرنے کے بعد تناول فرماتے۔

باقی صفحہ (11) کالم (3/4) پر ملاحظہ فرمائیں

لجنہ اماءاللہ شموگہ کرناٹک زون نمبر ا کا تیسرا دوروزہ شاندار سالانہ صوبائی اجتماع

الحمد للہ امسال لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ شموگہ کرناٹک زون نمبر ا کو تیسری مرتبہ کامیاب سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی سعادت ملی۔

مورخہ 31-30 اکتوبر کو یہ اجتماع وکل گیرا کے ایک شاندار وسیع وعریض ہال میں پردے کی رعایت سے منعقد کیا گیا۔ اجتماع کو کامیاب بنانے کیلئے مکرمی صدر جماعت احمدیہ شموگہ و بزرگوار محترمی امیر صاحب کرناٹک و محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ شموگہ ۔ مجلس خدام الاحمدیہ ۔ لجنہ و ناصرات ۔ اطفال اور انصار بزرگان نے خصوصی تعاون کیا جزاھم اللہ تعالیٰ۔

افتتاحی اجلاس:۔ مورخہ ۹۹-۱۰-۳۰ بروز ہفتہ صبح ۱۰ بجے اجتماع کی کارروائی عمل میں آئی پروگرام شروع ہونے سے قبل ناصرات الاحمدیہ کی ممبرات نے مزین جھنڈیاں ہلا کر تمام مہمانوں کا استقبال کیا اور ساتھ ساتھ محمد کا پرچم لہراتا چلا جا کا ترانہ دہرایا جارہا تھا اس پرکشش ترانے کے بعد محترمہ زاہدہ بیگم صاحبہ لجنہ شموگہ کی صدارت میں اجلاس کی کارروائی عمل میں آئی۔ تلاوت قرآن مجید مع ترجمہ محترمہ زاہدہ الرحیم صاحبہ سیکرٹری مال شیموگہ نے کی بعدہ محترمہ امۃ العلیم جبین صاحبہ نے عہد دہرایا عہد کے بعد محترمہ امۃ الرفیق صاحبہ نے حمد خوش الحانی سے پڑھ کر سنائیں۔ حمد کے بعد محترمہ امۃ الکلیم تحسین نے نعت القصیدہ فی مدح خاتم النبیین حضرت مسیح موعودؑ کا لکھا ہوا خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا بعدہ صدر جماعت احمدیہ شموگہ نے خطاب کیا۔ افتتاحی تقریر صدر صاحبہ لجنہ شموگہ کی ہوئی جس میں موصوفہ نے اجتماع کی غرض و غایت بیان کر کے اجتماع میں شمولیت اختیار کرنے والی ممبران کو استقبالیہ پیش کیا خاکسار کی زیر نگرانی تمام صدرات کو محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ سیکرٹری خدمت خلق نے پھول پیش کئے محترمہ صدر صاحبہ شموگہ نے نصائح کیں بعدہ مقامی لجنہ کی بچیوں نے ترانہ پیش کیا اس کے بعد محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ جنرل سیکرٹری شموگہ نے لجنہ و ناصرات کی سالانہ رپورٹ پیش کی صدر لجنہ نے اجتماعی دعا کروائی۔ اس کے بعد علمی مقابلہ جات ہوئے۔

تین بجے دوسرے اجلاس کی کارروائی زیر صدارت محترمہ اقبال النساء صاحبہ صدر بنگلور شروع ہوئی محترمہ امۃ الرشید مبین صاحبہ نے تلاوت کی محترمہ مسرت زرین صاحبہ سورب نے حقوق العباد پر تربیتی تقریر کی اس کے بعد علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔

اجتماع کے پہلے دن ٹھیک 8.30 بجے خاکسار خورشید خلیل صوبائی صدر لجنہ کرناٹک زون نمبر ا کی صدارت میں مجلس شوریٰ منعقد ہوئی جس میں زون نمبر ا کی تمام مجالس کے نمائندگان موجود تھے جس میں آئندہ سال کیلئے کچھ تجاویز پیش کی گئیں ہر صوبے کی مجالس کو بیدار کرنے کی تلقین کی گئی۔

اجتماع کا دوسرا دن ناصرات الاحمدیہ کرناٹک کے پروگرام سے شروع ہوا جس کی صدارت محترمہ عابدہ نثار صاحبہ سورب نے کی پروگرام ٹھیک ساڑھے نو بجے صبح تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا جو محترمہ فوزیہ مبشر نے کی عہد ناصرات الاحمدیہ عزیزہ امۃ الرفیق قدسیہ نے دہرایا محترمہ امۃ النصیر صاحبہ سورب نے خوش الحانی سے نظم پڑھیں بعدہ محترمہ یسمین سمیع اللہ بنگلور سیکرٹری تعلیم و تربیت نے تربیت اولاد پر تقریر کی اس کے بعد ناصرات الاحمدیہ کی بچیوں نے پرکشش ترانہ پیش کیا۔ بعدہ علمی مقابلہ جات کا سلسلہ شروع ہوا۔

دوسرا اجلاس دوپہر ۳ بجے محترمہ سلیم النساء صاحبہ صدر لجنہ ساگر کی زیر صدارت محترمہ رضوانہ صدیقہ صاحبہ کی تلاوت سے شروع ہوا۔ ۵ بجے تک علمی مقابلہ جات جاری رہے لجنہ اور ناصرات کے پروگرام نہایت موثر اور دلچسپ رہے۔

اختتامی اجلاس و تقسیم انعامات:

صوبائی سالانہ اجتماع لجنہ و ناصرات کرناٹک زون نمبر ا کا اختتامی اجلاس شام ٹھیک چھ بجے شروع ہوا خاکسار خورشید خلیل صوبائی صدر کرناٹک زون نمبر ا نے تمام مجالس کے عہدیداروں اور بہنوں کو لائحہ عمل پر عمل پیرا ہونے کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد خاکسار نے اول دوم اور سوم آنے والی ممبرات لجنہ و ناصرات میں انعامات تقسیم کئے تقسیم انعامات کے بعد خاکسار نے تمام مجالس بنگلور سورب۔ ساگر۔ ہبلی۔ بلاری۔ میسور۔ کاروار اور شموگہ کی آنے والی ممبرات و تعاون کرنے والوں کا شکریہ ادا کیا۔ ۷ بجے شام اجتماع کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر لحاظ سے بابرکت اور افضال الٰہیہ کا موجب بنائے۔ (آمین) نوٹ:۔ شہر میں تعصب کے باوجود چھ غیر احمدی مستورات جلسہ میں شرکت کیں۔

(خورشید خلیل صوبائی صدر لجنہ کرناٹک زون نمبر ا)

درخواست دُعا

خاکسار کے پیٹ میں کینسر ہونے کی وجہ سے اپریشن ہوا تھا۔ احباب جماعت سے کامل شفایابی کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔

(اسماعیل خان کیرنگ اڑیسہ)

قرارداد تعزیت بروفات حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ

المعروف سیدہ ام متین صاحبہ

منجانب لوکل انجمن احمدیہ قادیان

ربوہ سے ۹۹-۱۱-۳ کو بذریعہ فون اطلاع ملی کہ حضرت محترمہ سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ (المعروف حضرت سیدہ ام متین صاحبہ) حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ آج ساڑھے گیارہ بجے صبح وفات پاگئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

موصوفہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی سب سے بڑی صاحبزادی تھیں۔ حضرت سیدہ ممدوحہ لمبے عرصہ تک پہلے صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ رہیں۔ اور پھر لجنہ اماء اللہ پاکستان کی صدر رہیں۔ آپ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ اہم دینی خدمات کی سعادت پائی۔ اور حضور رضی اللہ عنہ کے اکثر سفروں میں ساتھ رہیں اور حضور کی آخری بیماری میں سیدہ ممدوحہ اور سیدہ مہر آپا صاحبہ کو غیر معمولی خدمات کی سعادت عطا ہوئی۔ آپ کی خاطر حضرت میر ڈاکٹر صاحبؓ نے بہت سی نظمیں بچوں کیلئے لکھی تھیں۔ حضرت ممدوحہ نے تاریخ لجنہ اماء اللہ کی تین جلدیں بھی مرتب فرمائیں۔ آپ کی ایک ہی صاحبزادی ہیں۔ محترمہ امۃ المتین بیگم صاحبہ جو محترم میر محمود احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ سے بیاہی ہوئی ہیں۔ حضرت ممدوحہ نے سینکڑوں بچوں کو قرآن مجید پڑھایا۔

غمی کے اس موقعہ پر لوکل انجمن احمدیہ قادیان حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ (المعروف ام متین صاحبہ) کی وفات پر دل سے اظہار افسوس کرتے ہوئے جملہ پسماندگان، سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور محترمہ صاحبزادی امۃ المتین بیگم صاحبہ مکرم میر محمود احمد صاحب و بچگان، محترمہ طاہرہ ناصر صدیقہ صاحبہ، محترم ناظر صاحب اعلیٰ ربوہ، محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان و محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ، سید میر محمد احمد صاحب، صاحبزادیاں محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ، محترمہ سیدہ صدیقہ بیگم صاحبہ، محترمہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ، محترمہ امۃ الباری صاحبہ، محترمہ امۃ الرفیق صاحبہ، محترمہ امۃ السمیع صاحبہ فرزندگان و دختران سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دُعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت ممدوحہ کے اعلیٰ علیین میں درجات بلند فرمائے اور تمام اقارب اور احباب جماعت کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

نوٹ: اسی مضمون کی قرارداد تعزیت صدر حلقہ مبارک و صدر حلقہ نور کی طرف سے بھی بغرض اشاعت بدر موصول ہوئی ہے۔ (ادارہ)

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

لجنہ و ناصرات الاحمدیہ کانپور یوپی کے تحت ۱۰/ اکتوبر کو جلسہ سیرۃ النبی منعقد ہوا۔ مکرمہ گلریز بانو صاحبہ نے تلاوت کی خاکسار شگفتہ ناز نے عہد دوہرایا۔ شازیہ ظفر صاحبہ نے نظم خوش الحانی سے سنائی۔ ازاں بعد گلریز بانو صاحبہ نے مقام خاتم النبیین پر تقریر کی۔ خاکسار نے نظم پڑھی۔ شازیہ ظفر صاحبہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت پر تقریر کی۔ رضیہ تحسین صاحبہ نے نظم پڑھی۔ نیلم کوثر صاحبہ نے صلح حدیبیہ کے تعلق سے تقریر کی۔ سروری بیگم صاحبہ نے نظم پڑھی۔

اسی طرح شائقہ پروین صاحبہ اور رضیہ تحسین صاحبہ نے تحریک جدید کی برکات پر روشنی ڈالی۔

(شگفتہ ناز جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

PRIME AUTO PARTS

HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&

MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287

طالب دُعا:۔ محبوب عالم ابن محترم حافظ عبدالمنان صاحب مرحوم

M/S NISHA LEATHER

Specialist in Leather Belts, Leather
Ladies and Gents Bag, Jackets, Wallets etc.
19 A Jawahar Lal Nehru Road Calcutta - 700081 Ph: 2457153

اُڑیسہ کے طوفان زدہ علاقوں نیں ہوئی تباہی سے ابھی بھی دل دہل جاتا ہے

اڑیسہ میں گذشتہ اکتوبر میں آئے قیامت خیز سمندری طوفان نے جو قیامت برپا کی اس سے اس بیحد غریب صوبہ کو ابھرنے میں پتہ نہیں ابھی اور لتنا وقت لگے گا۔ صوبہ کے دور دراز حصوں میں ایک ماہ بعد بھی مشکل سے ہی مدد پہنچ پا رہی ہے۔ یہ صحیح ہے کہ تمام ملک سے اُڑیسہ کے طوفان زدگان کیلئے لوگ کھلے دل سے مدد کررہے ہیں۔ لیکن مسئلہ ان اشیاء کو ضرور تمندوں تک پہنچانے کا ہے۔ اڑیسہ میں وزیر اعلیٰ گردھر گومانگ کی سرکار کے جانے کے بعد اب جناب ہیما نند بسوال کے وزیر اعلیٰ بننے پر نئی سرکار ' برسر اقتدار آئی ہے۔ گومانگ سرکار یہ الزام لگتا رہا ہے کہ وہ طوفان زدگان کی مدد کیلئے اسی طرح سرگرم نہیں ہوئی جس طرح اسے سرگرم ہونا چاہئے تھا۔ اب نئی سرکار نے متاثر افراد تک ریلیف پہنچانے اور ان کے بحالیاتی کام کو اپنی ترجیح قرار دیا ہے۔ یہ دیکھنے کی بات ہے کہ جناب بسوال اپنے اس اعلان کو کتنی جلدی پورا کرتے ہیں۔

اڑیسہ میں متاثر افراد کے امدادی کاموں میں سرگرم سرونٹس آف دی پیپل سوسائٹی کے اگزیکٹو سیکرٹری جناب ست پال گذشتہ ۲۸-۲۷ نومبر کو صوبہ میں راحت کاموں کا جائزہ لینے کیلئے وہاں گئے تھے۔ انہوں نے اپنے اس دورہ میں ریلیف کاموں میں لگی مختلف رضاکار تنظیموں سے بھی ملاقات کی۔ یہ رضاکار تنظیمیں طوفان میں مارے گئے انسانوں اور جانوروں کی ادھر اُدھر سڑ رہی لاشوں کو اُٹھانے وغیرہ کا کام کررہی ہیں۔ صوبائی سرکار اور ان رضاکار تنظیموں نے ان لاشوں کو ہٹانے کیلئے ۳۰ نومبر کی آخری تاریخ طے کی تھی۔ لیکن یہ کام اتنا زیادہ تھا کہ اسے تب تک ختم کر پانا ممکن دکھائی نہیں دیتا تھا۔ اس خوفناک طوفان میں ۲۰ ہزار سے زیادہ لوگوں کے مارے جانے کا اندازہ ہے۔ سرکار نے اب تک ۲۰۰۰۱ لوگوں کے مرنے کی بات تسلیم کی ہے۔

اس زبردست تباہی میں جانوروں کا بھاری نقصان ہوا ہے۔ ۱۴ نومبر تک اس بارے میں جو اعداد و شمار سامنے آئے ہیں اس میں ۱۲ لاکھ سے بھی زیادہ جانور اور پرندے بھی مارے گئے۔ موصولہ اعداد و شمار کے مطابق ۱۰۹۹۸ بھینسیں، ۳۲۴۱۵ بیل، ۱۱۶۹۳۵ گائیں، ۶۰۲۰۵ بچھڑے، ۸۹۰۲۵ بھیڑیں، ۱۰۲۵۶۵ بکریاں، ۷۵۵۲ سور اور ۷۷۲۱۱۵ مرغیاں اور مرغے مارے گئے۔ اڑیسہ جیسے زرعی صوبے میں اتنی بڑی تعداد میں جانوروں کے مارے جانے سے وہاں کے غریب کسانوں کی کمر ہی ٹوٹ گئی ہے۔ انہیں بیل، دودھارو جانور اور اپنی آمدن میں تھوڑا بہت اضافہ کرنے والے جانور مرغیاں وغیرہ مہیا کرانے کیلئے فوری امداد دینی ہوگی۔

اس کے علاوہ دیہی حلقوں میں ۸۴۰۰۰ ٹیوب ویل سیلاب کے پانی میں ڈوب کر ملبے سے بھر کر بیکار ہوگئے ہیں۔ ہزاروں کنوئیں تباہ ہوگئے ہیں اور بڑی تعداد میں کنووں کا پانی پینے کے لائق نہیں رہ گیا ہے۔ کئی دیہات میں پینے کے پانی کے تالاب کھارے سمندری پانی اور ریت سے بھر گئے ہیں۔ کنووں اور تالابوں میں پانی آلودہ ہو جانے سے وہاں پینے کے پانی کا سنگین مسئلہ پیدا ہو گیا ہے۔

جیسے جیسے سیلاب کا پانی اُترا ویسے ویسے تباہی کے اور بھی خوفناک مناظر سامنے آتے گئے۔ بُری طرح سے متاثر اضلاع میں سمندر کے کھارے پانی اور ریت سے زرعی زمین پوری طرح سے خراب ہو چکی ہے۔ کسان اپنے ہل بیل زرعی آلات کو گنوانے کے بعد اب اپنے کھیتوں کے اس طرح نقصان زدہ ہونے سے مایوسی میں مبتلا ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق صوبہ میں ۱۵ لاکھ ہیکٹر زمین کو پھر کھیتی کے لائق بنانے کیلئے جنگی سطح پر کام کرنا ہوگا۔ صوبہ کے سب سے زیادہ متاثر اضلاع میں ۹۰ فیصد پیڑ اکھڑ گئے ہیں۔ ان میں سے کئی تو ۱۰۰ برس پرانے درخت بھی تھے۔ اڑیسہ جانے پر آپ کو اسطرح کے اکھڑے ہوئے درخت ہر جگہ مل سکتے ہیں۔ پیڑوں اور سبزہ زار کی اس طرح کی تباہی سے وہاں ماحول کا توازن بگڑنے کا مسئلہ پیدا ہو سکتا ہے۔ کئی متاثر علاقوں میں تو اب ہریالی نہیں دکھائی دیتی ہے۔ غریب کسانوں کی آمدن کے ذرائع مانے جانے والے ۷۰ فیصد ناریل درخت بھی طوفان کی نذر ہو گئے۔

بُری طرح متاثر اضلاع میں ۱۱۰۰۰ سے زیادہ سکولی عمارتیں تباہ ہو گئی ہیں اور انہیں بھاری نقصان پہنچا ہے۔ بچوں کے سامنے یہ مسئلہ ہے کہ وہ نئی درسی کتابیں کہاں سے حاصل کریں گے۔ متاثر علاقوں میں کوئی بھی سکول نہیں چل رہا ہے۔ لوگ دانے دانے، تن ڈھکنے کیلئے کپڑوں اور ابھی بھی کھلے آسمان کے نیچے رہنے کے تئیں مجبور ہوں تو ابھی سکولوں کے بارے میں سوچے گا بھی کون۔

اس ٹریجڈی میں کئی بچے بچیاں ایسے رہ گئے ہیں جن کے والدین اور خاندان طوفان کی نذر ہو گئے یا خاندان میں اکیلی بیوہ عورتیں ہی رہ گئی ہیں۔ ان کی دیکھ بھال ایک بڑا مسئلہ ہے۔ سرونٹس آف پیپلز سوسائٹی نے ان میں پڑھنے کی عمر والے بچوں کو ہوسٹلوں میں بھیجنے کی پیشکش کی ہے۔ لیکن ان کے رشتہ دار انہیں ہوسٹلوں میں بھیجنے میں جھجک محسوس کررہے ہیں۔

سرکار اور رفاہ عامہ تنظیموں کو اس بات کی طرف دھیان دینا چاہئے کہ اس صوبہ کی عتاب سے متاثر ننھے بچے بچیاں یا نوجوان عورتیں اینٹی سوشل عناصر کے ہاتھوں میں نہ پڑ جائیں۔ دہلی اور پنجاب کے مختلف حلقوں اور تنظیموں کی طرف سے بھیجی جارہی ریلیف کیلئے یہاں کے عوام اور سرکار کی طرف سے شکریہ ادا کیا جارہا ہے۔

سرونٹس آف پیپلز سوسائٹی اور اس کے اخبار ''دی سماج'' کی طرف سے مختلف متاثر حلقوں میں راحت کا کام جاری ہے۔ یہ تنظیمیں سرکار کی طرف سے متاثر افراد کو دیئے جانے والے مفت اناجوں کی تقسیم بھی کررہی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی بُری طرح متاثر علاقوں کے ۶ دیہات میں فوری اور طویل مدتی بحالیاتی کاموں کی سکیم بھی بنارہی ہیں۔ (بشکریہ ہند سماچار ۹۹-۱۲-۱۰)

پاکستان میں رمضان کیلئے خاص سکیورٹی انتظام

(اے ایف پی) رمضان مہینہ کے دوران پاکستان میں تخریبی کارروائیاں روکنے کیلئے خاص سکیورٹی انتظامات کئے گئے ہیں۔ نماز تراویح کے موقعہ پر مسجدوں اور دیگر مذہبی مقامات پر مسلح پولیس تعینات رہے گی۔ یہ روزہ کھولنے کے دو گھنٹے بعد ہوتی ہے۔ پچھلے دنوں فرقہ وارانہ تشدد میں ۵ موتیں ہو چکی ہیں۔

درخواست دُعا

عزیز خورشید احمد کو ایک ایکسیڈنٹ حادثہ میں چوٹ آنے سے ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ بذریعہ آپریشن راڈ ڈال کر ہڈی جوڑی گئی ہے۔ اس کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اسی طرح میری والدہ ۲۲ نومبر کی شام کو وفات پاگئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون ان کی مغفرت اور بلندئ درجات کیلئے بھی درخواست دُعا ہے۔ (محمد معین الدین نائب صدر چندا پور کاماریڈی)

طالبان دُعا:-

آٹو ٹریڈرز

AutoTraders

16 مینگو لین کلکتہ 700001

دکان- 248-1652, 248-5222

رہائش- 243-0794، 27-0471

ارشاد نبویؐ

خَیرُ الزَّادِ التَّقوٰے

سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے

﴿منجانب﴾

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

نکاح اور طلاق کو دھندا بنایا ممبئی کے قاضیوں نے

مسلمان عورتوں کا نکاح اور پھر طلاق کے بعد زندگی تباہ کرنے والے قاضی ممبئی میں اپنا نام چیف قاضی بتاتے ہیں۔ ممبئی میں خاصکر بھنڈی بازار اور ناگ پاڑا میں یہ چیف قاضی دولت کی لالچ میں مسلمان لڑکیوں کی زندگی کے ساتھ کھلواڑ کرتے ہیں۔ کئی بار ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ یہ قاضی عرب کے امیر گاہکوں کو خوش کرنے کے لئے شریعت کے نام پر من مانی کرتے ہیں اور کسی لڑکی کا کسی امیر عرب سے نکاح کرا دیتے ہیں۔ جب تک وہ ممبئی میں رہتا ہے لڑکی کے ساتھ عیاشی کرتا ہے اور جب واپس جانے لگتا ہے تو زبانی طلاق دے دیتا ہے اور اس طرح لڑکی کی زندگی تباہ ہو جاتی ہے۔

نکاح پڑھانے والے یہ اپنے آپکو چیف قاضی آف بمبئی لکھتے ہیں کچھ ''دار القضاء'' اور ''محکمہ شرعیہ'' کے نام سے اپنا انفرادی منگھڑت ادارہ قائم کر لیتے ہیں۔ اور انھیں اداروں کا سہارا لیکر نکاح کراتے اور طلاق بدعت دلواتے ہیں جس سے مسلمان خاندان ٹوٹ رہے ہیں۔

ایک قاضی نے ۲۳ اپریل ۹۸ کی رات نکاح کرایا اور ۲۶ اپریل اس آدمی نے طلاق دے دی۔ آدمی کی عمر ۹۰ سال تھی اور عربی تھا عورت ۳۵ سال کی ہندوستانی تھی۔ ''کرلا'' کی رہنے والی ۲۰ سالہ یاسمین اور ''مانخرد'' کی رہنے والی ۲۵ سالہ نیلوفر کی شادی ایک سال میں ہی تین دفعہ کرنے والے یہ قاضی کب تک لوگوں کی زندگی اور جذبات سے کھلواڑ کرتے رہیں گے۔ (ہفت روزہ سلیل ستمبر ۹۹)(مرسلہ عقیل احمد سہارنپوری انچارج سرکل شواپور مہاراشٹر)

جلسہ تحریک جدید لجنہ اماء اللہ قادیان

مورخہ ۹۹-۱۰-۳۰ کو نصرت گرلز ہائی سکول میں ٹھیک پانچ بجے زیر صدارت محترمہ بشریٰ طیبہ صاحبہ غوری صدر لجنہ بھارت جلسہ تحریک جدید ہوا۔ مکرمہ فوزیہ طلعت صاحبہ نے تلاوت کی، محترمہ مسرت رعنا صاحبہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا منظوم کلام پڑھ کر سنایا۔ پہلی تقریر محترمہ طیبہ صدیقہ صاحبہ نے بعنوان ''تحریک جدید کا پس منظر اور اس کی اہمیت'' کی۔ اس کے بعد روبینہ شبنم صاحبہ نے نظم سنائی۔

دوسری تقریر محترمہ قیصرہ عدن صاحبہ نے بعنوان ''تحریک جدید کی برکات'' کی۔ اس کے بعد صدر صاحبہ نے اختتامی خطاب فرمایا اور دُعا کے ساتھ یہ جلسہ برخاست ہوا۔ (آمنہ طیبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان)

QURESHI ASSOCIATES

Manufacturer-Exporter-Importer of Leather, Silk & Cotton garments Leather Accessories, INDIAN Novelties & all kinds of Indian products.

Contact Person :- M. S. QURESHI (Prop)

Tel : 91-11-3282643 Fax : 91-11-3263992

Postal Address :- 4378/4B, Ansari Road Daryaganj New Delhi-110002 (INDIA)

بقیہ صفحہ: (2)

ہے ان کے جہنم نما پیٹوں کا ایندھن بن جائے۔

بالآخر ہم آپ کی خدمت میں یہ بھی عرض کرنا چاہتے ہیں کہ تحفظ ختم نبوت سے تعلق رکھنے والے ان ملاؤں کا اصل عقیدہ دراصل ہر ملک میں جہاں یہ رہتے ہیں جہاد کی تحریک پھیلا کر اس کے ذریعہ اپنے مسلکی خیالات کو غالب کرنا ہے۔ اور اس کی تعلیم ان کے مدارس اور دیگر تربیتی اداروں میں دی جاتی ہے ان کا نشانہ تو یہ ہے کہ جب تک روئے زمین پر ایک بھی کافر رہے گا ان کا جہاد جاری رہے گا۔ اور جب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ان کے اس جہاد کو غیر اسلامی قرار دیا تو انہوں نے نہ صرف آپ کو کافر قرار دیا بلکہ آپ کے خون کے پیاسے ہو گئے اور اسی جہاد سے روکنے کے باعث ہی یہ لوگ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو انگریزوں کا ایجنٹ قرار دیتے ہیں۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ یہ ملاں جس جگہ بھی اپنے اس غیر اسلامی جہاد کو فروغ دینا چاہتے ہیں تو اسکے لئے پہلے جماعت احمدیہ کے خلاف آواز اُٹھاتے ہیں تا کہ ان کی آواز کو فوری دبایا نہ جاسکے۔ اس کے بعد پھر اپنے پر پُرزے پھیلا کر تمام ملک میں اذیت ناک ماحول کھڑا کر دیتے ہیں۔ اور کچھ عجب نہیں کہ اس مرتبہ پنجاب میں جو انہوں نے اپنے خوفناک پنجے دکھانے شروع کئے ہیں تو پہلے احمدیوں کے خلاف آواز اُٹھا کر پھر یہ انتہاپسندی کی ایسی کارروائیاں کریں گے کہ ان شرپسندوں سے چھٹکارا حاصل کرنا پھر کسی کے بس کی بات نہیں رہے گی۔ لہٰذا ہماری درخواست ہے کہ ان کے اشتہاروں کو صرف ایک معصوم و مظلوم جماعت کے خلاف سمجھ کر غیر اہم نہ قرار دیں بلکہ اس کے نتیجہ میں مستقبل میں اُٹھنے والے خوفناک طوفان کو دیکھنے کی کوشش کریں۔

ہم نے یہ سطور محض آپ کے غور و فکر کے لئے لکھی ہیں تا کہ آپ اس نازک مسئلہ کی اصل حقیقت سے واقف ہو جائیں اور آپ کی ذات سے کوئی ایسا قدم نہ اٹھ جائے جو بالآخر ملک و قوم کیلئے ایک ناسور بن کر رہ جائے۔ (منیر احمد خادم)

اخراج از نظام جماعت

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل افراد کو اخراج از نظام جماعت کی تعزیر دی ہے۔ احباب مطلع رہیں۔

-مکرم فرقان احمد ابن مکرم حشمت خاں کیرنگ اڑیسہ
-مکرم حنیف خان // // // //
-مکرم وسیم خان // // // //
-مکرم محمود خان آف کیرنگ اڑیسہ
-مکرم ناصر خان // // // //
-مکرم انیس خان // // // //

(ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ قادیان)

شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300

ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

بقیہ صفحہ: ( )

عیدین کی نماز میں اذان و اقامت نہیں

عن جابر بن سمرة قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم العيدين غير مرة ولا مرتين بغير اذان ولا اقامة (مسلم جلد اول صفحہ ۲۹۰ ترمذی جلد اول صفحہ ۷۰) جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے بہت دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عیدین کی نمازیں ادا کی لیکن نہ اس میں اذان تھی اور نہ ہی اقامت بغیر اذان اور اقامت کے عیدین کی نمازیں ادا کیں اور نہ ہی اس سے قبل اور اس کے بعد کوئی سنن و نوافل ہیں

(ترمذی جلد اول ابن ماجہ)

صلوٰۃ عیدین کا مستحب طریق

عن كثير بن عبد الله عن ابيه عن جده ان النبى صلى الله عليه وسلم كبرفى العيدين فى الاولىٰ سبعا قبل القراءة وفى الاخرة خمسا قبل القراءة (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۷۰)

کثیر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ نقل کرتے ہیں اپنے دادا سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نماز کی پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں قرأت سے پہلے فرمایا کرتے تھے۔

حدیث مذکورہ کی توضیح یوں ہے کہ پہلی رکعت میں ثناء کے بعد اور تعوذ سے پہلے امام سات تکبیریں بلند آواز سے کہے اور مقتدی آہستہ آواز سے یہ تکبیرات کہیں امام اور مقتدی دونوں تکبیرات کہتے ہوئے ہاتھ کانوں تک اٹھائیں اور کھلے چھوڑ دیں۔ تکبیرات کے بعد امام اعوذ اور بسم اللہ پڑھے۔ اس کے بعد سورہ فاتحہ اور حدیث مسلم شریف کے مطابق سورہ ق پڑھ کر پہلی رکعت مکمل کرے۔ پھر دوسری رکعت کیلئے اُٹھتے ہی پانچ تکبیریں پہلی تکبیرات کی طرح کہے اور پھر سورہ فاتحہ و سورہ اقتربت السّاعة بالجہر پڑھ کر رکعت مکمل ہونے پر تشہد ۔ درود شریف اور مسنون دعاؤں کے بعد سلام پھیرے۔ واضح رہے کہ مذکورہ بالا مخصوص سورتیں واجب نہیں کوئی بھی سورہ پڑھ سکتے ہیں البتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے۔ (مسلم شریف)

یہاں اور ایک بات قابل غور ہے کہ تکبیرات کے ساتھ ساتھ ہاتھ کانوں تک اٹھا کر چھوڑ دیں لیکن امام صاحب جب قرأت شروع کریں تو پھر ہاتھ سینے میں باندھیں چونکہ سینے والی روایت صحیح ہے اور زیر ناف والی روایت ضعیف ہے اسی بات کو حضرت حکیم الامۃ خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے (مجموعہ فتاوی احمدیہ جلد اول صفحہ ۱۰۰)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر صدیق و حضرت عمر فاروق و حضرت عثمان غنی رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ عید کی نماز پڑھی تمام کے تمام حضرات بعد نماز خطبہ فرمایا کرتے تھے نیز عیدین میں بھی جمعہ کی طرح خطبہ ہے دونوں خطبوں کے درمیان جلسہ ہے عن جابر قال خرج رسول الله يوم فطر اواضحى فخطب قائما ثم قعد قعدة ثم قام۔ (ابن ماجہ باب فی الخطبۃ فی العیدین صفحہ ۹۱)

یعنی حضرت جابر فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر یا عید الاضحی میں عید گاہ تشریف فرما ہوئے جس میں آپ نے خطبہ فرمایا اور مابین خطبتین قعدہ فرمایا۔

خطبہ عیدین کے بعد دعا

خطبہ عیدین کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا واجب و ضروری نہیں تاہم دعا کر سکتے ہیں احادیث سے اس کا ثبوت ہے فام الحيض فيعتزلن المصلى ويشهدن دعوة المسلمين (بخاری جلد اول صفحہ ۱۳۴ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۷۰) حیض والی عورتوں کے سلسلے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ عیدگاہ جائیں گی اور دعاؤں میں شریک ہوں گی لیکن نماز سے کنارہ کشی کریں گی۔

عیدگاہ سے واپسی کا مستحب طریقہ

عن جابر قال كان النبى صلى الله عليه وسلم اذا كان يوم عيد خالف الطريق۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۱۳۴ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۷۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن عید گاہ ایک راستے سے تشریف لے جاتے اور دوسرے راستے سے واپس تشریف لاتے ۔ راستہ بدلنا بغرض سنت موجب ثواب ہے۔

خطبہ عیدین کا مسنون طریقہ

عن ابن عباس قال شهدت العيد مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وابى بكر وعمر وعثمان فكلهم كانو يصلون قبل الخطبة۔

(بخاری جلد اول صفحہ ۲۸۹)

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی   اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-150
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

☎ (091) 01872-70757
01872-71702
FAX:(091) 01872-70105

Vol - 48 Thursday, 30th Dec 1999 Issue No: 52

لازمی چندہ جات کے ضمن میں آمد کی معین تعریف

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء عظام نے جماعت کے ہر برسر روزگار فرد کو اپنی صحیح اور معین آمد کے مطابق لازمی چندہ جات (حصہ آمد رچندہ عام اور جلسہ سالانہ) ادا کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ مگر جماعت کے بہت سے عہدیداران اور احباب و مستورات عدم علم کی بناء پر آمد کی تعریف میں اپنی اپنی توجیہات پیش کر کے قربانی کے اُس معیار پر پورا اُترنے سے محروم ہو جاتے ہیں جو ادائیگی لازمی چندہ جات کیلئے بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ ایسے تمام عہدیداران و افراد جماعت کی آگاہی کیلئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظور فرمودہ آمد کی وہ معین تعریف درج ذیل کی جاتی ہے جو زیر ریزولیوشن $\frac{\text{11-غ م}}{\text{19-02-91}}$ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں ریکارڈ ہو چکی ہے:-

"ہر قسم کا سرمایہ خواہ وہ زمین، مکان، مشینری رُوپیہ یا ذاتی ہنر کی صورت میں ہو اس پر جو آمدن حاصل کی جائے گی اس پر چندہ واجب ہو گا۔ اسی طرح انعام، وظیفہ یا گزارہ جو نقدی کی صورت میں ہو اس پر بھی چندہ واجب ہو گا۔ مگر جو روپیہ ورثہ میں راس المال کے طور پر ملے وہ سرمایا سمجھا جائے گا نہ کہ آمد۔

نوٹ: طالب علمی کے وظیفوں پر شرح کا اطلاق نہیں ہو گا۔ طلباء سے یہ توقع رکھی جائے گی کہ وہ حسب حیثیت خود پتہ رقم معین کر کے جماعت سے افہام و تفہیم کے ذریعہ اس کے مطابق باقاعدہ چندہ ادا کریں۔
(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع)

مستثنیات:- (۱) گورنمنٹ ڈیوز، انکم ٹیکس۔ ریونیو۔ لوکل ریٹ۔ لازمی انشورنس وغیرہ جو گورنمنٹ کے حکم یا منظوری سے عائد یا تجویز کئے گئے ہوں آمدنی شمار نہیں ہونگے۔ یعنی اُن کی منہائی کے بعد جو آمدنی رہے گی اس پر چندہ واجب ہو گا۔

(۲) ہر قسم کے Compensatory Allowances جو ان اخراجات کو پورا کرنے کیلئے ملیں جو مخصوص حالات کی بنا پر ضروری ہوں ان الاؤنسز پر چندہ واجب نہیں ہو گا۔ مثلاً کرایہ مکان الاؤنس، میڈیکل الاؤنس، ٹریولنگ الاؤنس Conveyance Allowance موٹر کار الاؤنس۔ وردی الاؤنس بچوں کی تعلیم کے سلسلہ میں والدین کو ملنے والا الاؤنس وغیرہ وغیرہ۔

نوٹ: (۱) جب کرایہ مکان الگ طور پر ادا نہ ہو رہا ہو بلکہ Consolidated تنخواہ ملتی ہو تو کرایہ مکان کی اصل رقم جس کی انتہائی رقم میونسپل کارپوریشنوں والے شہروں اور پہاڑی مقامات پر رہائش رکھنے والوں کیلئے اُن کی تنخواہ کا 40% بطور کرایہ مکان شمار کی جائے گی اور دوسرے شہروں میں رہنے والوں کیلئے انتہائی رقم 20% ہو گی اور اس قدر رقم چندہ سے مستثنیٰ ہو گی۔ پنشن پانے والوں کیلئے بھی یہی قاعدہ ہو گا بشرطیکہ کرایہ مکان پنشن میں سے ہی ادا کر رہے ہوں۔

(۲) الف- اگر کوئی شخص کرایہ مکان الاؤنس کی رقم نقد وصول کر رہا ہو لیکن اس کی رہائش اپنے مکان میں ہو تو ایسی ملنے والی رقم چندہ سے مستثنیٰ نہیں ہو گی بلکہ اس پر چندہ واجب ہو گا۔

(ب) اسی طرح مذکورہ نوٹ کا اطلاق صرف انہی اشخاص پر ہو گا۔ جو عملاً کرایہ مکان پر رقم صرف کر رہے ہیں۔

۳- بے کاری الاؤنس سوشل سکیورٹی الاؤنس Old age Pension اور بیوگان کو ملنے والا الاؤنس وغیرہ چندہ سے مُستثنیٰ نہیں ہونگے۔

۴- اگر جائیداد بنانے کیلئے قرض لیا جائے اور اس قرض کو اقساط میں واپس کیا جائے تو چندہ کی ادائیگی کیلئے ان اقساط کی رقم آمدنی میں سے وضع نہیں ہو گی۔ ہاں جو قرض لیا ہے اگر اسے آمد تصور کر کے اس پر چندہ ادا کرنے کے بعد جائیداد پر رقم لگائے تو پھر واپسی قرضہ کی اقساط پر چندہ واجب نہیں ہو گا۔ وہ منہا کر کے باقی پر چندہ ادا کریگا۔

۵- اگر کوئی فرد جماعت اپنے مستقل گزارہ کیلئے قرض پر انحصار کر رہا ہو تو وہ اس قرض پر بھی واجب چندہ ادا کریگا۔ ہاں جب اس قرض کی رقم واپس کرے گا تو اس وقت واپسی قرض کی رقم کو اپنی آمد سے منہا کرنے کے بعد اس پر چندہ ادا کریگا۔

۶- ہنر پیشہ یا دیگر پیشہ ور اور پریکٹشنرز اور زمیندارہ کے وہ اخراجات جو مندرجہ تعریف مذکورہ بالا کے حصول کیلئے برداشت کرنا پڑیں وہ بھی چندہ سے مستثنیٰ ہونگے۔

۷- زمیندارہ آمدنی میں سے علاوہ ان ڈیوز کے جو فقرہ نمبر ا میں درج ہیں قیمت بیج جو زمین میں ڈالا گیا اور خرچ زراعتی معاونین بھی وضع ہونگے۔ اور باقی ماندہ آمدنی پر چندہ واجب ہو گا۔

۸- ملازمین کے پراویڈنٹ فنڈ کی جو کٹوتی ہو اس کی رقم آمد میں سے وضع نہیں ہو گی تاہم جب یہ ملازم کو واپس ملے گا اس وقت اس پر چندہ واجب نہیں ہو گا۔ محکمہ کی طرف سے جو رقم ملے گی اس پر چندہ واجب ہو گا۔

۹- پنشن کی کمیوٹ شدہ رقم پر چندہ واجب ہو گا۔

جملہ امراء و صدر صاحبان اور سیکرٹریان مال سے گذارش ہے کہ براہِ مہربانی آمد کی اس معین تعریف کو پیش نظر رکھ کر اپنی جماعت کے ہر برسر روزگار احمدی کے بجٹ لازمی چندہ جات کا جائزہ لیں اور کوشش کریں کہ جماعت کا کوئی بھی فرد خدا تعالیٰ کے حضور معیاری قربانی پیش کرنے کے ثواب سے محروم نہ رہے۔
اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فرض منصبی کی مناسبت سے مقبول خدمت بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

ڈش انٹینا۔ الیکٹرانکس ٹریننگ کلاسز

جملہ امراء و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ الیکٹریکلس ڈش انٹینا الیکٹرانکس Home Appliances اور ٹرانسفارمر کے بارہ میں ٹریننگ کلاس یکم جنوری 2000 سے صرف دو ماہ کیلئے قادیان میں شروع ہوں گی۔ انشاء اللہ۔

محترم جناب رشید خالد صاحب اور مکرم بشیر الشمس صاحب یہ کلاس لیں گے۔ ایسے خواہشمند افراد جماعت جو اس لائن میں دلچسپی رکھتے ہوں اور طالب علم نہ ہوں بلکہ وہ نوجوان جو بے روزگار ہوں اس کلاس میں شرکت کر سکتے ہیں۔ اول اور دوم آنے والوں کو روزگار چلانے کیلئے Small Industries کا سامان بطور انعام دیا جائے گا۔ طلبا اس سے مستثنیٰ ہوں گے۔

اس سلسلہ میں قادیان آنے اور واپس جانے کے اخراجات سفر درخواست دہندگان کے اپنے ہی ہوں گے۔ البتہ قیام و طعام کا جماعتی طور پر انتظام ہو گا۔ موسم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لائیں۔ ایسے خواہشمند احمدی احباب داخلہ کیلئے نظارت امور عامہ قادیان کو اپنی درخواست محترم امیر صاحب۔ صدر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ دفتر نظارت امور عامہ کو بھجوادیں۔ مکمل فارم دفتر ہذا کو پہنچنے کی آخری تاریخ میں توسیع کی گئی ہے۔ یعنی 2000-1-15 تک آنے والی درخواستوں پر بھی غور ہو گا۔

نوٹ:۔ تمام لیکچرز اردو میں ہوں گے۔ (ناظر امور عامہ قادیان)

مجلس عاملہ اطفال احمدیہ بھارت ۲۰۰۰-۱۹۹۹ء

محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے سال ۲۰۰۰-۱۹۹۹ء کیلئے درج ذیل مجلس عاملہ کی منظوری عنایت فرمائی ہے اللہ تعالیٰ ان کو بہترین رنگ میں خدمت دینیہ کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

۱- مکرم حافظ محمد اکبر صاحب	نائب مہتمم اطفال
۲- مکرم شبیر احمد صاحب یعقوب	سیکرٹری عمومی
۳- مکرم صمد احمد صاحب غوری	سیکرٹری تجنید
۴- مکرم ٹی محمد منزل صاحب	سیکرٹری اشاعت وانچارج کیرالہ سیکشن
۵- مکرم تنویر احمد صاحب ناصر	سیکرٹری تعلیم و تربیت
۶- مکرم طاہر احمد صاحب حافظ آبادی	سیکرٹری وقفِ جدید
۷- مکرم محمد عارف صاحب ربانی	سیکرٹری مال
۸- مکرم شمس الدین امروہی صاحب	سیکرٹری صحتِ جسمانی
۹- مکرم فقیر الدین خان صاحب	سکرٹری خدمت خلق و وقار عمل وانچارج اڑیسہ سیکشن

(مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

آہ! میری پیاری واقف نو بچی

خاکسار کی اکلوتی بیٹی عزیزہ عطیۃ الحي ۹۹-۱۱-۵ کو سہ پہر ساڑھے تین بجے ڈوب کر وفات پا گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وہاں کے حالات مخالفانہ ہونے کی وجہ سے پوسٹ مارٹم کروانے کے بعد تدفین عمل میں آئی۔ چونکہ جماعتی قبرستان کئی سو کلو میٹر کی دوری پر تھا لہٰذا ایک احمدی بھائی نے اپنی زمین پر تدفین کیلئے جگہ دی لیکن اس کے دو بھائیوں نے جو غیر احمدی تھے شور مچایا اور مخالفت کی اور تھوڑی دیر بعد ہی مخالفین کے ساتھ مل کر پتھراؤ کر دیا اور لاش کو پولیس کی موجودگی میں قبر سے باہر نکال دیا پولیس کے سمجھانے کے باوجود دونوں بھائی اپنی ضد پر اڑے رہے بہانہ یہ بنایا کہ یہ زمین تین بھائیوں کی ہے۔ ممکن ہے کہ یہ حصہ تقسیم کے وقت ہمارے حصہ میں آجائے پولیس کے بہت سمجھانے پر بھی نہ مانے مجبوراً وہاں سے بچی کی لاش کو واپس مشن لے آیا گیا اور ایک محفوظ جگہ پر بچی کو دفن کر دیا گیا۔ بچی تحریک وقفِ نو میں شامل تھی جس کی عمر دو سال پندرہ دن تھی۔ تمام احباب سے والدین کو صبر و استقامت نیز پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے خصوصی دُعا کی درخواست ہے۔ نیز دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کو نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین (ایوب علی خان مبلغ سلسلہ نیپال)